احیائے تصوف کا علمبردار

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۳۷ قیمت بارہ روپ فروری ۱۹۹۸



نو تعمیر شدہ مسجد صوفیہ نوربخشیہ سرگیب خپلو

دنیائے تصوف کی خبریں

ہومیو ڈاکٹر ایم ۔ اے شاہد

خپلو میں چالیس روزہ اعتکاف

۱۹۹۷ کا موسم سرما وابستگان صوفیہ نوربخشیہ کے لئے روحانی نعمتوں اور معنوی لذتوں کا حامل رہا ہے ۔ امسال متعدد مقامات پر بہت سے عشاق نے چالیس روزہ اعتکاف کی سعادت حاصل کی ۔ خپلو بالا کی چشمے والی مسجد میں دس افراد نے چالیس روزہ ایک فرد نے تیس روزہ اور متعدد افراد نے ایک روزہ اعتکاف کا شرف حاصل کیا ۔ اس ضمن میں تیس رمضان المبارک کی شب معتکف حضرات نے عید اعتکاف منائی چنانچہ تیس رمضان کی شام کو محلہ قچی کی مسجد میں اجتماع ہوا جس میں معتکف حضرات کے علاوہ الحاج فقیر محمد ابراہیم ، الحاج مفتی محمد عبداللہ سمیت علمائے کرام اور مسلک صوفیہ نوربخشیہ سے وابستہ افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔ اس تقریب سے اخوند علی صاحب ستروپی ، مولانا غلام محمد غزبوچنگ ، جناب قاری محمد ابراہیم صاحب سرموی ، مولانا محسن علی صاحب سرموی ، مولانا غلام حسن حسنو ، مولانا محمد ابراہیم فیضی اور الحاج اخوند محمد ابراہیم نے خطاب فرمایا ۔ آخر میں صاحب صدارت الحاج مفتی محمد عبداللہ نے قرآن وحدیث اور بزرگوں کی کتابوں کے حوالے سے اعتکاف کے ثبوت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت بڑی سعادت اور نعمت ہے ۔ انہوں نے تزکیہ نفس ، تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے لئے اعتکاف کو تیر بہدف نسخہ قرار دیا اور اہل تصوف کو اس عمل خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی ۔

رپورٹ
محمد رضا بگی

روحانی محفل کا انعقاد

۱۰ جنوری کو صوفی آباد شگر میں ایک روحانی محفل منعقد ہوئی جس کا انعقاد سات روزہ اعتکاف کے خاتمے کی مناسبت سے تھا ۔ اس محفل کے میر محفل جناب رستم علی انجم صاحب تھے اور ان کے ساتھ جناب بوا کریم ، مولانا محمد علی عارف اور الحاج محمد ابراہیم صاحب بھی جلوہ افروز تھے ۔ جناب محمد ابراہیم صاحب نے اسلام میں اعتکاف کی ضرورت اور مذہب صوفیہ نوربخشیہ میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور محفل میں شریک ساتھ خوش قسمت معتکفین کو مبارک باد دی ۔

غورسے میں محفل معتکفین

۲۴ جنوری ۱۹۹۸ کو رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں جناب مولانا عبدالسلام کی زیر قیادت چھبیس خوش نصیب افراد نے سہ روزہ اعتکاف کا شرف حاصل کیا جس کے اختتام پر علاقہ غورسے کے سیکڑوں افراد نے معتکفین کا استقبال کیا ۔ اس موقع پر منعقدہ روحانی محفل میں جناب غلام حسین دانش صاحب فدا حسین صاحب ، اخوند علی صاحب ، مولوی حسین صاحب ، اخون ابراہیم صاحب تخلص ، بابو علی صاحب اور سید علی کاظمی صاحب نے اعتکاف کے روحانی اثرات خصوصاً ماہ رمضان میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔ آخر میں ملک وملت کی سلامتی کے لئے دعا کی گئی ۔

غلام نبی شاہد
غورسے

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں جلسہ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکردو کے زیر اہتمام مسجد شاہ ہمدان سکردو میں جشن ولادت حضرت امام مہدیؑ و حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی ۔ اس تقریب کی صدارت جناب مفتی اعظم مولانا محمد عبداللہ نے کی جبکہ ڈپٹی کمشنر سکردو حاجی شنا۔ اللہ صاحب مہمان خصوصی تھے ۔ جلسے سے معروف علماء کرام ، مدرسہ شاہ ہمدان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

بانی ڈاکٹر غازی محمد نعیم

شمارہ - نمبر ۳۷ فروری ۱۹۹۸ء

فہرست مضامین

مدیر و ناشر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوزر:

ریگو کمپوزر، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

خط و کتابت اور مضامین بھیجنے کا پتہ

مکان نمبر D-1021

سیٹلائٹ ٹاؤن

سید پور روڈ،

راولپنڈی پاکستان

منی آرڈر، ڈرافٹ اور رجسٹری بھیجنے کا پتہ:

فلیٹ نمبر 7 ، بلاک نمبر 4

کیٹگری IV ، آئی ایٹ ون

اسلام آباد پاکستان

پرنٹر، پبلشر محمد بشیر نے پرنٹ شاپ 99 - 6 ویسٹ بلیو ایریا اسلام آباد سے چھپوا کر 358-A ، سیکٹر G-6/1-1 ، اسلام آباد سے شائع کیا۔

دین کے نام پر نفرت پھیلانے والوں سے اپیل

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

دین کے نام پر نفرت پھیلانے والوں سے اپیل

ہم اپنی سابقہ روایت کے خلاف اس بار منظوم اداریہ پیش کر رہے ہیں۔ ان جذبات کا اظہار نثر میں ہونا مشکل تھا۔ حق اشاعت کے استعمال کے لئے ہم ہفت روزہ انصاف راولپنڈی کے شکر گزار ہیں جس کے شمارہ نمبر ا جلد ۴۰ مورخہ ا تا ۷ جولائی ۱۹۹۲ء میں یہ نظم شائع ہوئی۔ ہمارا روئے سخن کسی مخصوص فرد کی طرف نہیں ہے بلکہ یہ اتحاد بین المسلمین اور اخوت اسلامی کے فروغ کی خاطر ان عناصر سے ایک دردمندانہ اپیل ہے جو دین کے نام پر نفرت پھیلانے اور تعصب اور تنگ نظری کو رواج دینے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو فرقہ پرستی، تعصب اور نفرت سے نجات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اہل جہاں کو برسر پیکار مت بنا
اس زندگی کو باعث آزار مت بنا

رغبت ہے جن کو پہلے ہی کم اپنے دین سے
اب اور ان کو دین سے بیزار مت بنا

آزاد رہ رہے ہیں خدا کی زمیں میں جو
عصبیتوں کا ان کو گرفتار مت بنا

ہے تیرے ساتھ حزب خدا کا جو قافلہ
شیطاں کو اپنا قافلہ سالار مت بنا

تحریر سے نہ کر کبھی جذبوں کا قتل عام
اپنے قلم کو ظلم کی تلوار مت بنا

تقریر سے بھی خلق خدا کا نہ دل دکھا
اپنی زباں کو آلہ آزار مت بنا

اہل شباب کو نہ تعصب کا درس دے
ان کی شگفتہ روح کو بیمار مت بنا

یوں نور کو بجھا کے نہ ظلمت کو دے فروغ
روشن جو دن ہے اس کو شب تار مت بنا

پھر اس دھوئیں کی تہہ سے نہ گزرے کوئی کرن
اپنا خطاب اتنا دھواں دار مت بنا

جو تیرے گرد ہیں انہیں مذہب کے نام پر
ہر وقت سر پھٹول پہ تیار مت بنا

نافذ خدا کے حکم کو دنیا میں کر ضرور
لیکن خدا کے حکم کو اک بار مت بنا

منصب جو اک ملا ہے تجھے اس کی قدر کر
اور اس کو وقف راحت پندار مت بنا

لوگوں کے دل قریب اگر لا سکے تو لا
نفرت کی ان کے بیچ میں دیوار مت بنا

ایسا نہ فعل کر کہ ہو تضحیک دین کی
اپنے عمل سے سب کو نگوں سار مت بنا

ذوق گناہ ہے بھی تو رکھ اپنے آپ تک
جو ہم نشیں ہیں ان کو گنہگار مت بنا

تجھ کو نہیں ہے پھول اگانے کا شوق تو
ہر رہ گزر کو زیست کی پرخار مت بنا

درپیش تجھ کو معرکہ عشق ہے ہزار
جو بوالہوس ہے اس کو کبھی یار مت بنا

دین خدا کے کام میں مت ڈھونڈ منفعت
زنہار ایسے کام کو بیوپار مت بنا

تعمیر کا نہیں ہے اگر تجھ میں حوصلہ
بیکار سنگ و خشت کے انبار مت بنا

دیں کا مدار ہے عمل نیک پر ترے
دیں کو نمود جبہ و دستار مت بنا

دیں تیرا وجہ ہے فخر ہے بحث فضول سے
تو اس کو وجہ طعنہ اغیار مت بنا

تجھ کو اگر تلاش ہے تسکین روح کی
تو خود کو لذتوں کا طلب گار مت بنا

کر بات پر تو غیر کی تنقید شوق سے
تنگ حیات اپنے پر افکار مت بنا

ہو اک پر اتفاق تو پیدا نہ کر دوئی
موجود ہیں جو دو تو اسے چار مت بنا

روز ازل سے دشمن ایمان و دیں ہیں جو
پھر اپنی آستیں کا انہیں مار مت بنا

باطل کا خوف کھا کے کبھی حق کو مت چھپا
حق گو کو زینت رسن و دار مت بنا

انساں کی اصل دولت کردار ہے خلوص
فطرت کو اپنی فطرت عیار مت بنا

اب حق کا اقتدار حماقت سے کھو نہ دے
جو جیت مل چکی ہے اسے ہار مت بنا

ہر مسئلے میں فہم و فراست سے کام لے
بندوق اپنے فتووں کی خود کار مت بنا

غازی ترے سخن سے کسی کا نہ دل دکھے
بس شعر کو وسیلہ اظہار مت بنا

قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ کی وساطت سے گم گشتہ یادیں اور بزرگان دین کی دینی خدمات اور نوربخشی دنیا میں پیش آنے والے واقعات کو پڑھ کر دلی جذبات اپنے نقطہ عروج پر جا پہنچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو نظر بد سے بچائے۔ چند سوال ارسال ہیں ان کا جواب شائع فرمائیں۔

سخاوت حسین یوچنگ

بعض ناعاقبت اندیش لوگ نوائے صوفیہ پر تنقید کرتے بھی نظر آتے ہیں مگر یہ لوگ اپنی گریبانوں میں نہیں جھانکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ علامہ محمد بشیر صاحب کی مساعی کی بدولت آج دنیا کے کونے کونے میں مسلک حقہ کا تعارف ہوا ہے اور باد مخالف کا رخ دنیائے علم کے اس عقاب کی طرف ہو گیا ہے۔

ممتاز علی جاوید
ڈگری کالج سکردو

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل عقیدت وخلوص سے پڑھتا ہوں اس مجلہ کی وساطت سے ہمیں احکام الٰہی، احکام بزرگان دین اور دینی معلومات کا ایک خزانہ فراہم ہوتا ہے۔

محمد اقبال وافتخار علی
کورو گلشن ٹاؤن

کافی عرصے سے نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننے کا خواہش مند تھا مگر یہ ارادہ التوا کا شکار ہوتا رہا۔ اب مستقل خریدار نہ ہونے کے باعث بعض اوقات رسالے کے مطالعے سے محروم رہنے لگا ہوں اس لئے مستقل خریدار بننے کا فیصلہ کیا ہے میں نوائے صوفیہ کے شمارہ نمبر ۱۸ اور شمارہ نمبر ۲۵ کے مطالعے سے محروم رہا یہ دونوں شمارے کسی طرح ارسال کریں سالانہ چندہ ارسال خدمت ہے۔

صوفی روزی علی
چھوربٹ کندوس لچھت

رسالہ کبھی ملتا ہے کبھی نہیں ملتا لہٰذا شعبہ ترسیل کی توجہ اس جانب مبذول کرتا ہوں کہ بروقت ترسیل کا سلسلہ جاری رکھیں۔

فدا حسین ارزو
۶۔این ایل آئی

ماہنامہ نوائے صوفیہ کسی تعارف اور تعریف کا محتاج نہیں۔ خواب غفلت میں مدہوش نوربخشی قوم اسی رسالے کی وجہ سے بیدار اور ہشیار ہو گئی ہے۔ گلشن تصوف کی آبیاری میں اس رسالے کو بڑا عمل دخل ہے۔

محمد باقر بدر
شاہ مردان سٹوڈنٹس فیڈریشن
سکردو

ہمارے گاؤں بلغار سے نوے فیصد سے متجاوز لوگ صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت ایک درسگاہ اور لائبریری چلا رہے ہیں۔ اس لائبریری کے لئے ایک عدد نوائے صوفیہ ارسال کیا کریں۔ سالانہ چندہ بھیجا گیا ہے۔

[illegible] جان شاہد پونو ابلغار

گزشتہ دنوں شمالی علاقہ کے ایک اخبار میں مسجد صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے حوالے سے ایک خبر کو جس غیر ذمہ دارانہ انداز سے شائع کیا گیا تھا وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ہم ادارت کے ذمہ دار افراد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کی گمراہ [illegible]

فقہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

وان تحير في سمت القبلة ويمكن التفحص من الخبير او الخفير او غيرهما وجب التفحص وان لم يمكن فباجتهاده وان بقي الوقت وتحقق ان الصلواة وقعت الى غير القبلة وجبت الاعادة و الا فلا و ينبغي للمتحير اذا توجه بالاجتهاد الى جهة ان لا يتشوش قلبه و يثبته و يقول في قلبه فاينما تولوا فثم وجه الله وهي الكعبة الحقيقية لانه لا صلواة الا بحضور القلب فبعد تكبيرة الاحرام لا يجوز الاجتهاد ولكن ان يتقن

بسبب من الاسباب بتحقق القبلة في اثناء الصلواة يجوز التحول اليها و الاستيناف افضل

ترجمہ

اگر کوئی فرد سمت قبلہ کے بارے میں حیران رہ جائے اور کسی باخبر آدمی یا کسی راہ گیر یا ان کے علاوہ کسی اور سے سمت قبلہ کا کھوج لگانا ممکن ہو تو کھوج لگانا واجب ہے۔ اگر ایسا کھوج لگانا ممکن نہ ہو تو اپنی کوشش سے کام لے اگر وقت نماز باقی ہو اور پتہ چل جائے کہ نماز سمت قبلہ کے سوا کسی اور جانب وقوع پذیر ہوئی ہے تو ایسی صورت میں نماز کو لوٹانا واجب ہے۔ اگر وقت باقی نہ ہو تو ایسا کرنا واجب نہیں ہوگا۔

حیران رہ جانے والے کو چاہیئے کہ وہ جب اپنی کوشش سے کسی اور جانب رخ کر بیٹھے تو اس کا دل کسی تشویش میں نہ پڑے وہ اپنے دل کو مستحکم رکھے اور یہ آیت پڑھے فاينما تولوا فثم وجه الله یعنی جدھر کہیں بھی تم منہ پھیر لو ادھر اللہ کی چاہت ہے۔ یہی تو حقیقی کعبہ ہے کیونکہ حضور قلب کی کیفیت کے بغیر کوئی بھی نماز کامل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ تکبیر احرام کے بعد سمت قبلہ کے بارے میں کوشش جائز نہیں ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر نماز کے دوران کسی بھی شکل میں سمت قبلہ کے ثبوت کا یقین ہو جائے تو قبلہ کی طرف پھر جانا روا ہے۔ ایسی صورت میں نئے سرے سے نماز کا پڑھنا افضل صورت ہے۔

وضاحت

گزشتہ مضمون میں یہ بات کھل کر سامنے آگئی تھی کہ نماز گزار کے لئے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا نماز کی شرط صحت کا درجہ رکھتا ہے۔ نماز گزار خواہ جس خطہ ارض میں اقامت پذیر ہو جائے اس کے لئے سمت قبلہ کی پہچان نہایت ضروری امر ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ نماز گزار فرد کسی علاقے میں پہنچنے پر اجنبی ہونے کی وجہ سے سمت قبلہ کی پہچان میں دشواری سے دوچار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا عبارتوں میں ایسے نماز گزار حضرات کے لئے حکم شرعی بیان کیا گیا ہے۔

قبلہ کا کھوج لگانا

اجنبی ہونے کی بنا پر سمت قبلہ کا پتہ جس کو نہ چل سکتا ہو تو شرعاً اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سمت قبلہ معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ وہ اولاً کسی باخبر شخص سے پوچھے گا کہ سمت قبلہ کونسی جہت ہے اگر وہ کسی باخبر فرد کو نہ پا سکے اور کسی راہ گیر فرد سے بھی سمت قبلہ معلوم کرنے میں اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑے تو آخرکار خود اس کو اپنی طرف سے جدوجہد سے کام لینا پڑے گا۔ اپنی جدوجہد کے نتیجے میں وہ ایک سمت کو سمت قبلہ قرار دے کر نماز کی ادائیگی میں لگ جائے گا۔ اپنی حتی المقدور امکانی کوشش کو اپنی طرف سے خوب قابل یقین سمجھ کر نماز ادا کرے۔ نماز کی ادائیگی کے دوران اس

باقی صفحہ ۴۴ پر

(گزشتہ سے پیوستہ)

اقبال اور اسلامی تصوف

ذاکر حسین ذاکر ایم۔اے۔بی۔ای

مدارج تصوف

اسلامی تصوف میں حقیقت مطلقہ کی عرفان تک پہنچنے کے چار مدارج ہیں

۱۔ شریعت

۲۔ طریقت

۳۔ حقیقت

۴۔ معرفت

شریعت

شریعت کے معنی شاہراہ کے ہیں۔ یعنی شریعت سے مراد قوانین کا ایسا مجموعہ ہے جو راہ حیات پر چلنے کے انداز اور اطوار اور طریقے متعین کرتا ہے۔ یہ طور طریقے ایک ضابطہ اخلاق اور مخصوص اعمال کی صورت میں ہوتے ہیں جن کی پابندی کرنا ہر فرد پر لازم ہوتا ہے۔ اس شاہراہ پر بلا تخصیص ہر انسان سفر کر سکتا ہے اور بخیر وعافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے ان قوانین کا پابندی نہایت لازمی ہے۔ تاہم اس درجے پر شرعی احکام کی پیروی حسن ظن پر کی جاتی ہے۔ یعنی اس ایمان کے ساتھ کہ شرعی احکام خواہ وہ کسی بھی نوعیت کے ہوں ہماری بھلائی کے لئے ہیں اور یہ خدا اور رسول کا حکم ہے لہذا ہمیں اس کا اتباع کرنا ہوگا۔ شریعت روحانی ارتقاء کی بنیاد اور پہلی سیڑھی ہے جب تک تکمیل شریعت نہ ہو اس سے اعلیٰ درجے پر فائز نہیں ہوا جا سکتا۔ شرعی امور کی پیروی سے مراد اوامر پر کاربند ہونا اور نواہی سے مکمل اجتناب ہے۔

طریقت

تکمیل شریعت پر بندہ جس روحانی مقام تک ترقی کرتا ہے اسے تصوف کی زبان میں طریقت کہتے ہیں۔ طریقت لفظ طریق سے مشتق ہے جس کے معنی بھی راہ، انداز (Way) ہے اس مرحلے پر سالک یا مسافر راہ حق پر شرعی احکام کی فوائد اور اعمال کی معنوی حیثیت کا انکشاف ہوتا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اب وہ دینی اعمال کے معنوی پہلو سے آشنا ہو جاتا ہے۔ مثلاً وہ ذکر واذکار، تسبیح وتہلیل اور نماز و روزہ وغیرہ جیسے شرعی احکام کو محض ایک حکم سمجھ کر نہیں بلکہ مذہبی تجربے کے بعد روحانی ارتقاء کے لئے ان اعمال کے فوائد اور اہمیت کے پیش نظر احکام کو بجالاتا ہے۔ احکام شرعیہ کے ظاہری اور باطنی پہلو میں جو امتیاز کیا جاتا ہے، اس میں باطنی پہلو سے مراد طریقت ہے۔ اس درجے پر سالک تقلید کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ بن دیکھے یا محسوس کئے مان لینے کا مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ظاہر اور باطن کی اصطلاحیں بیان ہوئی ہیں۔ صوفیاء کے نزدیک ان سے مراد شریعت اور طریقت ہیں۔ اس باطنی پہلو سے متعلق ایک اہم نکتہ جس پر فقہا کو اعتراض ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اگر کسی عمل کا جو شرعی لحاظ سے مکمل ہو مگر اس کا روحانی ثمر نہ ملتا ہو تو صوفی اسے بے کار قرار دیتا ہے یہیں سے عمل اور نیت، خلوص اور دکھاوا، حضوری قلب وغیرہ کے تصورات واضح ہوتے ہیں۔ یوں بسا اوقات واجبی اعمال کا جواز ختم ہو کر وہ حرام ہو جاتے ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنا ایک نیک عمل ہے۔ نذر کا روزہ رکھنا واجب ہے لیکن اس روزے کی نیت کسی غیر شرعی مقصد کا حصول ہو تو روزہ ہی حرام ہو جاتا ہے۔ یعنی نیت یا ارادہ عمل کی نوعیت تبدیل کر دیتا ہے۔

حقیقت

حقیقت راہ سلوک میں وہ درجہ ہے جہاں پہنچ کر سالک کو اعمال واحکام دینی کی علت غائی کا علم ہوتا ہے۔ یعنی اس اعلیٰ مقصد کا ادراک ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے مذہب لازم

ہے۔ طریقت میں اعمال کی اپنی نوعیت اور افادیت کا علم ہو جاتا ہے اور حقیقت میں جس مقصد کے لئے ان اعمال کو بجالایا جاتا

ہے۔ اس کا علم حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ طریقت میں اعمال کے فوائد سے مستفید ہونا ممکن ہو جاتا ہے اس لئے کم ہمت حضرات انہی فائدوں میں کھوجاتے ہیں اور اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں لیکن جو حقیقت تک پہنچتے ہیں وہ یہ جان لیتے ہیں کہ مذہبی اعمال کی اہمیت اور فوائد اپنی جگہ لیکن ان اعمال کا اصل مقصود کسی اور اعلیٰ تر مقصد کا حصول ہے نہ کہ اعمال مقصود بالذات ہیں۔ مثلاً نماز شریعت کے درجے پر حکم خداوندی سمجھ کر ادا کی جاتی ہے طریقت میں اس عبادت کی اہمیت اور فوائد کے پیش نظر کیونکہ مؤمن کی معراج ہے یعنی مؤمن کے روحانی ارتقاء کے لئے ضروری ہے اور اس بناء پر اس کی شرعی اہمیت اور حکم ہے۔ حقیقت کے درجے پر پہنچ کر یہ علم ہوتا ہے کہ نماز بذاتہ یا سالک کی اپنی روحانی ارتقاء بذاتہ مقصود نہیں بلکہ روحانی ترقی کی ضرورت اس لئے ہے کہ وہ حقیقت مطلقہ کے عرفان کے قابل ہو سکے۔ اصل مقصد معرفت الٰہی ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے روحانی پاکیزگی شرط ہے جو شریعت اور طریقت کے مدارج میں حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت کے درجے پر پہنچ کر سالک کو ایک لامحدود منزل کا سامنا ہوتا ہے اور اسے پتہ چلتا ہے کہ اس عالم میں پرواز کے قابل بننے کے لئے پچھلے مدارج کی صحیح تکمیل کس حد تک ضروری تھی۔

معرفت

مذہبی احکام کی اصل علت غائی کے ادراک کے بعد سالک اس علت اعلیٰ کے عرفان کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یہاں اسے مقام وحدانیت کا صحیح ادراک ہو جاتا ہے۔ اسے عالم جبروت بھی کہتے ہیں۔ اس عالم میں وہ صرف شاہد ہو سکتا ہے طائر نہیں، یعنی حقیقت کے درجے پر سالک طائر لاہوت ہوتا ہے اور معرفت کے درجے پر شاہد جبروت۔ اسلامی نظریہ حیات کے عقیدہ توحید کا سچا ادراک معرفت کے درجے پر ہی ممکن ہے۔ یہیں سالک کو شان خداوندی اور مقام بندگی کا صحیح احساس ہو جاتا ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ۔ حضرت امام غزالی

گر زلف تو سلسلہ است دیوانہ منم
در عشق تو آتش است پروانہ منم
پیماں ترا بشرط پیمانہ منم
با عشق تو خویش و از تو بیگانہ منم

(ریاض العارفین روضہ اول ص ۳۷ و طرائق الحائق ص ۵۶۳ ج ۲)

وفات اور آخری آرام گاہ

الموت باب کل نفس داخلوھا
و الموت کاس کل نفس شاربوھا

"موت ایک دروازہ ہے جس میں ہر جاندار کو داخل ہونا ہے اور موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر جاندار کو پینا ہے۔"

جب آپ کی عمر ۶۷ برس کی ہو گئی اور آپ ضعف و نقاہت کا شکار ہوئے تو درحالت نزع آپ کی گھوڑی کھل گئی اور بھاگ گئی آپ نے فرمایا جب ہم اس سے اتر پڑے تو اب جو چاہے سوار ہو جائے۔

(نفحات الانس ص ۴۰۵)

وفات کی صحیح ترین ابن خلکان سبکی اور یافعی کے مطابق قزوین میں ۵۲۰ھ ہے جبکہ تاریخ گزیدہ میں ۵۱۹ نفحات الانس، سلسلۃ الاولیاء اور حبیب السیر میں ۵۱۷ھ مراۃ الصفا میں ۵۰۳ ہے

ان تاریخوں میں سے صحیح ترین ۵۱۷ھ / ۱۱۲۳ء ہے۔
مولوی غلام سرور نے تاریخ وصال کی تاریخ یوں نکالی ہے۔

احمد ان محبوب دین احمدی
از فنا چون رفت در دارالمقام
بلبل جنت بگو تاریخ او
نیز شمس الدین احمد کن بہ نام

(خزینۃ الاصفیاء جلد دوم ص ۹-۱۰)

آپ کی آرام گاہ قزوین شہر میں امام زادہ اسماعیل کے نزدیک نیچے واقع ہے۔ قبر کی تعویذ مسجد کے تہہ خانے میں ہے۔ قبر پر دو پتھر نصب ہیں۔ دونوں پر ۱۳۶۲ھ میں محمود خیری کے قلم سے لکھا گیا ہے۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

اقوال حضرت علی علیہ السلام

اقوال زرین حکماء اور عقلا کے تجربات زندگی کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ عام انسانوں کے لئے عموماً اور راہ حق کے متلاشیوں کے لئے خصوصاً یہ اقوال مشعل راہ اور مینارہ نور کا کام دیتے ہیں۔ رسالہ نوائے صوفیہ کی اشاعت کے آغاز کے ساتھ اقوال صوفیاء کے عنوان کے تحت سلسلہ مضامین کا آغاز کر دیا گیا تھا مگر بوجوہ یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اس کی ایک اہم وجہ صفحات کی کمی اور اہل قلم کے نگارشات کی بہتات تھی۔ تاہم یہ موضوع اتنا اہم اور مفید ہے کہ اس کے بغیر رسالے کی افادیت میں نمایاں کمی کا احساس ہوتا تھا اس لئے ہم نے اس مفید سلسلے کو پھر سے شروع کیا ہے۔ اہل قلم سے التماس ہے کہ اقوال صوفیا پر مشتمل اپنی اپنی نگارشات ادارہ نوائے صوفیہ کو ارسال کریں۔ ارسال کنندگان کے نام انشاء اللہ شامل اشاعت کئے جائیں گے۔ اس سلسلے کا آغاز ہم آدم الاولیاء مولائے متقیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اقوال زرین سے کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ اگلے چند شماروں میں بھی یہ صفحات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایمان افروز ارشادات کے لئے ہی مخصوص رہیں گے۔ اس کے بعد سلسلہ وار تمام ائمہ معصومین کے ارشادات شائع ہوں گے۔ بعد ازاں شیخ معروف کرخیؒ اور مابعد کے سلسلہ ذہب الصوفیہ کے بزرگان تصوف کے ارشادات ترتیب وار شائع ہوں گے جس کے اختتام پر دیگر سلسلہ ہائے تصوف کے عظیم صوفیاء کے ارشادات کو جگہ دی جائے گی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جن کے ارشادات اس شمارے کی زینت بنائے جا رہے ہیں انہیں پیغمبر آخر زمان نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم و حکمت کی معنوی وراثت عطا ہوئی ہے جس کا اظہار حدیث شریف انا مدینۃ العلم و علی بابھا میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں، سے ہوتا ہے۔ تصوف کا ہر طالب علم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ سوائے ایک سلسلہ تصوف کے تمام سلاسل کا اختتام حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات مبارک پر ہوتا ہے۔ مولائے متقیان کی زندگی تصوف کے زرین اصولوں کا بہترین عملی نمونہ تھی۔ عبادت و ریاضت، کسب حلال، عدل، احسان، حقوق الناس کی ادائیگی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، آداب فرمانروائی، کم خوری و کم خوابی، معائب سے اجتناب، دنیا کی محبت سے پرہیز، فقر و تنگدستی کے باوجود سخاوت و دریا دلی، اجتناب از ریا، صبر و شکر، خوف و رجا، محاسبہ و مراقبہ، توکل، محبت و شوق، معرکہ خیر و شر میں ثابت قدمی اور شجاعت، تفکر و تذکر، قناعت و رضا اور موت کی یاد جیسے صوفیانہ مشاغل میں آپ کی سیرت پاک لاثانی نظر آتی ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے خطبوں کا مجموعہ بے نظیر نہج البلاغہ کے نام سے عام دستیاب ہے۔ آپ سے منسوب ایک دیوان بھی موجود ہے۔ دونوں مجموعے نہ صرف علم و حکمت کے نایاب موتیوں سے معمور ہیں بلکہ عربی ادب میں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی عدیم النظیر ہیں۔

۱۔ صاحب کشف المحجوب کے مطابق آپ نے ایک شخص کی درخواست پر وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ **لا تجعلن اکبر شغلک باھلک و ولدک فان یک اھلک و ولدک من اولیاء اللہ تعالی فان اللہ لا یضیع اولیاءہ فان کانو اعداء اللہ فما ھمک و شغلک لاعداء اللہ** تم اپنی بیوی بچوں میں مشغول ہونے کو سب سے بڑا کام نہ بنانا کیوں کہ اگر تیرے بیوی بچے اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں مشغول ہونا اور ان کا فکر کرنا تیرے لئے کسی طرح بھی درست نہیں۔

۲۔ ایک سائل نے آپ سے دریافت کیا کہ پاکیزہ ترین کام کونسا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا **غناء القلب باللہ** دل کو اللہ سے لگا کر غیر سے بے پرواہ ہو جانا۔

٣۔ دنیا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اے دنیا دور ہو جا۔ میں نے تجھے تین طلاقیں دے دیں جن میں رجوع کی گنجائش نہیں ہے۔ تیری عمر چھوٹی ہے۔ تیرے خطرے بڑے ہیں اور تیری مجلس حقیر ہے۔ افسوس رستے کا خرچ تھوڑا ہے اور سفر لمبا ہے اور راستہ پرخطر ہے۔"

٤۔ دنیا مردار ہے اور جو آدمی اس سے حصہ لینا چاہے اسے کتوں کے ساتھ نباہ کرنا ہوگا۔

٥۔ سب سے بڑا عالم وہ ہے جو لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے محبت رکھے اور ان کی تعظیم کرے۔

٦۔ پورا عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور اللہ کے عذاب سے لوگوں کو بے خوف نہ ہونے دے۔ اور اللہ کی نافرمانی کی اجازت نہ دے اور قرآن کو چھوڑ کر اور طرف توجہ نہ کرے۔

٧۔ اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں علم نہ ہو اور اس علم میں بھلائی نہیں جس میں تدبر نہ ہو اور اس قرات میں بھلائی نہیں جس میں تدبر نہ ہو۔

٨۔ پرہیزگاری یہ ہے کہ نافرمانی پر اصرار نہ ہو اور عبادت پر غرور نہ ہو۔

٩۔ جب دنیا تیرے پاس آجائے تو اس سے خرچ کر کہ وہ ختم نہ ہوگی اور جب جانے لگے تو اس سے خرچ کر کہ وہ باقی نہیں رہے گی۔

١٠۔ جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ بغیر مشقت کے جنت تک پہنچ جائے گا تو وہ بے فائدہ تمنا کرنے والا ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ محنت سے جنت حاصل کرے گا تو وہ بے فائدہ محنت کرنے والا ہے۔

١١۔ خندہ روئی سے پیش آنا پہلی نیکی ہے۔

١٢۔ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔

١٣۔ عقیدہ میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے۔

١٤۔ بے موقع حیا بھی باعث محرومی ہے۔

١٥۔ شکر نعمت حصول نعمت کا باعث اور ناشکری حصول زحمت کا باعث ہے۔

١٦۔ ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات میں سے ہے۔

١٧۔ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

١٨۔ زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔

١٩۔ عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

٢٠۔ عقلمند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

٢١۔ اللہ تعالیٰ نے شرک سے پاکیزگی کے لئے ایمان کو فرض کیا ہے۔ اور نماز کو تکبر سے پاک کرنے کے لئے اور زکوٰۃ کو رزق کا سبب اور روزے کو مخلوق سے اخلاص کے امتحان کے لئے اور حج کو دین کے قریب کرنے کے لئے یعنی یہ اہل دین میں سے بعض کو بعض کے قریب کرتا ہے اور مسلمانوں کے اکٹھا ہونے اور اسلام کو تقویت دینے کا باعث ہے۔

٢٢۔ علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرے گا اور مال کی تو حفاظت کرے گا۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے۔

٢٣۔ جب تقدیر آتی ہے تو تدبیر باطل ہو جاتی ہے۔

٢٤۔ لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں جب مرتے ہیں تو بیدار ہو جاتے ہیں۔

٢٥۔ بے وقوف کا دل زبان میں ہوتا ہے اور عقلمند کی زبان دل میں ہوتی ہے۔

٢٦۔ جس طرح جسم اکتا جاتا ہے اسی طرح دل بھی اکتا جاتا ہے اسے حکمت کی باتوں سے تازہ کیا کرو۔

٢٧۔ ہر سختی کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو وہ سختی رک جائے گی اور ہر نعمت کے وقت الحمد اللہ کہو کہ اس سے نعمت بڑھے گی۔ اور جب رزق ملنے میں دیر ہو تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ رزق فراخ ہو جائے گا۔

٢٨۔ تین چیزیں حافظہ زیادہ کرتی ہیں اور بلغم دور کرتی ہیں، مسواک، روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت۔

٢٩۔ ہر آیت کے چار معانی یعنی ظاہر، باطن، حد اور مطلع ہوتے ہیں۔ ظاہر تلاوت ہے۔ باطن فہم ہے۔ اور حد حلال حرام کے احکام ہیں اور مطلع بندہ سے اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔

٣٠۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹوں کا بوجھ بنا دوں۔

٣١۔ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

٣٢۔ خواہش پرستی ایک ہلاک کرنے والا ساتھی اور بری

خلاصہ تخلیق نور محمدی

مولوی محمد علی چھوربی اسلام آباد

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔
اول ما خلق اللہ تعالیٰ نوری یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو تخلیق فرمایا۔

امام نجم الدین عمر نسفی نے اپنی تصنیف بحر العلوم میں لکھا ہے اور صاحب مرصاد نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ نور نبی آخر الزمان علیہ السلام تمام موجودات سے ستر ہزار سال قبل عالم وجود میں آیا اور اس کے لئے بارہ حجاب بنا دیئے گئے ۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔

١ ۔ حجاب رحمت میں نو ہزار سال تک سبحان حی القیوم کے ورد میں مصروف رہا۔

٢ ۔ حجاب سعادت آٹھ ہزار سال تک سبحان من ھو دائم لا لسھو دیں مشغول رہا۔

٣ ۔ حجاب کرامت میں آٹھ ہزار سال تک مصروف در ذکر سبحان من ھو غنی لا یفتقد

٤ ۔ حجاب منزلت میں چھ ہزار سال در ذکر سبحان العلیم الحکیم۔

٥ ۔ حجاب ہدایت میں پانچ ہزار سال محو درود سبحان رب العزت عما یصفون

٦ ۔ حجاب نبوت میں چار ہزار سال ذکر سبحان ذی الملک و الملکوت میں مشغول۔

٧ ۔ حجاب رفعت میں تین ہزار سال مشغول در ذکر سبحان ذی الملک و الملکوت

٨ ۔ حجاب ہیبت میں دو ہزار سال سبحان اللہ و بحمدہ میں مشغول۔

٩ ۔ حجاب شفاعت میں ایک ہزار سال سبحان اللہ و بحمدہ کے ذکر میں مصروف رہا۔

دوسری روایت کے مطابق ان حجابات میں سے ہر ایک میں بارہ ہزار سال نور نبوت کو رکھا گیا اور جب ان حجابات سے باہر لایا گیا تو دس دریاؤں میں غسل دیا گیا۔

دریائے شفاعت ۔ دریائے رحمت ۔ دریائے نصیحت ۔ دریائے شکر ۔ دریائے صبر ۔ دریائے سخاوت ۔ دریائے انابت ۔ دریائے یقین ۔ دریائے قناعت ۔ دریائے محبت ۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔

١ ۔ دریائے شفاعت میں دس ہزار سال شناوری کی اور صدائے "ربی" زبان پر رہی ۔

٢ ۔ دریائے نصیحت میں دو ہزار سال سیاحت کی اور "الہی الہی" کی صدا بلند کی۔

٣ ۔ دریائے شکر میں تین ہزار سال غوطہ خوری کی اور "سیدی سیدی" کی صدا بلند کی۔

٤ ۔ دریائے صبر میں چار ہزار سال سیاحی کی اور "یا احد یا احد" کی تکرار جاری رکھی۔

٥ ۔ دریائے سخاوت میں پانچ ہزار سال غواصی کی اور "یا واحد یا واحد" کا ورد کرتے رہے۔

٦ ۔ دریائے انابت میں چھ ہزار سال سیاحت کی اور "یا فرد یا فرد" کی تلاوت میں مشغول رہے۔

٧ ۔ سات ہزار سال دریائے یقین میں شناوری کی اور "یا علیٰ یا علیٰ" کا ورد جاری رکھا۔

٩ ۔ آٹھ ہزار سال دریائے حلم میں غواصی کی اور "یا عظیمی یا عظیمی" پڑھتے رہے۔

١٠ ۔ دریائے قناعت میں نو ہزار سال متفکر رہے اور "یا رؤف یا رحیم" کا ورد رکھا۔

١١ ۔ اور آخر میں دریائے محبت میں غوطہ زن رہے اور سبوح قدوس یا اللہ یا کریم کے الفاظ سے خالق و مالک کی تسبیح جاری رکھی۔

اس موقع پر رب تعالیٰ نے ایک فرش اس آخری دریا میں پیدا فرمایا جو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے برابر تھا اور اس میں بزرگوں کے سات سو مقامات تخلیق فرمائے۔

پہلا مقام توحید۔ دوسرا مقام معرفت۔ تیسرا مقام ہیبت چوتھا مقام حیرت۔ پانچواں مقام قناعت۔ چھٹا مقام تفویض۔ ساتواں مقام ارادت اور آخری مقام محبت مقرر ہوا۔ ان مقامات میں سے ہر مقام میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایک ہزار سال رکھا گیا اور جب ان سات سو مقامات کا سفر مکمل ہوا تو اس وقت خطاب الٰہی ہوا کہ اے میرے حبیب کے نور۔ میں کون ہوں؟ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا" اے خالق کریم تو میرا معبود۔ خالق۔ پالنہار اور رازق ہے اور وہ ہستی ہے جس کے حیطہ اختیار میں حیات و ممات ہے۔ اس کے جواب میں خطاب الٰہی ہوا کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے مجھے صحیح پہچانا۔ اب اپنی شناخت کے مطابق میری پرستش کرو تاکہ میرا تعارف حاصل ہو جائے کیونکہ معرفت کی صحیح پہچان عبادت میں اشتغال ہے۔ یہ خطاب سنتے ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب رب العالمین کی عبادت میں مصروف ہو گیا اور ستر ہزار سال تک ذات باری کے سامنے مصروف عبادت رہا اس کے بعد بارگاہ احدیت سے ایک جھونکا آیا اور آپ کے نور اطہر نے سجدہ شکر ادا کیا جس کے صلہ میں مقام تقرب اور مقام تخصیص عطا ہوا اور اس کے صلہ میں آپ پر اور آپ کی امت پر صبح کی عبادت گزاری لازم کی گئی۔ اس کے بعد آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور مزید ستر ہزار سال مقام خدمت میں مصروف قیام رہے اور کے صلے میں نور خلعت عطا ہوا اور خلعت کے شکریہ میں دوسرا سجدہ ادا کیا اور اس کے صلے میں نماز ظہر پرستاران دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صاحب دین پر لازم کی گئی۔ اس طرح آپ کے نور نے پانچ مرتبہ قیام کیا اور ہر قیام میں ستر ہزار سال توقف فرمایا اور نورانی خلعت حاصل فرماتے رہے اور اس کے شکرانے میں سجدے ادا ہوتے رہے اور قبولیت کی سند کے طور پر نمازیں فرض ہوتی رہیں اور اس طرح پانچ نمازیں مقرر ہو گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادائے عبادت و طریق تشکر میں جو طریقے اختیار فرمائے تھے وہ بعینہٖ پنج وقت کی نمازوں کے لئے اختیار کئے گئے مثلاً ہزار سال تکبیر تحریمہ میں گزارے ہزار سال قیام میں ہزار سال رکوع میں ہزار سال قومہ میں ہزار سال سجدہ میں ہزار سال جلسہ میں اسی طرح دوسری رکعت میں اور اخیر میں تشہد میں ہزار سال صرف ہوئے اسی طرح دائیں جانب سلام میں ہزار سال اور بائیں جانب سلام میں ہزار سال گزارے۔ جب نماز سے فراغت ہوئی تو بارگاہ الٰہی سے خطاب ہوا کہ اے حبیب جس طرح تم نے میری عبادت کی وہ بارگاہ قبول میں قبول و منظور ہوئی۔ اب ہم سے تم حسب منشا خلعت طلب کرو۔ اس وقت حبیب رب العالمین نے عرض کیا کہ اے خالق و مالک جیسا کہ مجھے معلوم ہے تو مجھے ایک قوم کا مقتدیٰ اور پیشوا بنائے گا۔ اور ایک قوم کو میری امت اور میرا متبع بنائے گا اور اس نماز کو اس قوم پر فرض فرمائے گا اور امور طبع کے طور پر ان سے اس نماز کی ادائیگی میں غلطیاں بھی ہوں گی۔ لہٰذا میں اس نماز کو ان کے کفارے کے طور پر رکھتا ہوں اور اپنے متبعین کے لئے مغفرت کی خلعت طلب کرتا ہوں۔ اس وقت بارگاہ احدیت سے خطاب ہوا کہ اے محبوب کے نور آپ نے بہترین خلعت مانگی اور مجھے بھی آپ کی یہ ادائے بیکس پناہی بہت پسند آئی۔ جو کچھ آپ نے طلب فرمایا وہ آپ کو عطا کر دیا گیا۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

(ماخوذ)

بقیہ۔ قارئین کے خطوط

نوجوانان بلغار خپلو نے اسلامی دارالمطالعہ کے نام سے ایک لائبریری قائم کی ہے۔ اس لائبریری کے نام نوائے صوفیہ ارسال کریں۔

لائبریرین

ہم نوائے صوفیہ کی وساطت سے مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کرنے کی بھارتی کارروائی کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ نوائے صوفیہ کی اشاعت میں تعطل دور کر کے بروقت ترسیل کو یقینی بنائیں۔

محمد رضا عاصی
کراچی

نوائے صوفیہ کی وساطت سے خانقاہ شاہ ہمدان ترال کو نذر آتش کرنے کے افسوس ناک واقعے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔

محمد الیاس حسرت
کورنگی کراچی

مؤدت اہل بیت اعمال صوفیہ نوربخشیہ کی روشنی میں

م۔ش کوروی

صوفیہ نوربخشیہ کے بزرگوں نے اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ کرام کی محبت اور مؤدت اور اتباع واطاعت کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ کئی بزرگوں نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ کے شاگرد اور حضرت شیخ علی لالا غزنوی کے استاد شیخ مجد الدین بغدادی نے بحر المناقب نامی کتاب لکھی۔ شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے مؤدۃ القربیٰ، السبعین فی فضائل امیر المومنین اور اربعین فی الفضائل جیسی کتب اور رسالے تصنیف کئے جن کے کئی زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔

قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور مؤدت اہل ایمان پر فرض ہے۔ چنانچہ اہل صوفیہ نوربخشیہ دوسرے مسالک کے مقابلے میں بے شمار موقعوں پر درود و سلام اور نیاز و عقیدت کا خراج بطور ورد و وظائف و نماز ہائے مخصوصہ پیش کر کے اہل بیت رسول کے ساتھ اپنی محبت اور مؤدت کا عملی اظہار کرتے رہتے ہیں، جس کی عملی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ نماز سے پہلے اقامت کا آغاز درود شریف سے ہوتا ہے۔

۲۔ نماز کے اندر تشہد میں درود شریف پڑھنا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

۳۔ ہر نماز کے بعد تعقیبات کے اندر کئی بار درود شریف پڑھتے ہیں۔

۴۔ تہجد اور سنت صبح کے بعد مگر نماز فجر سے پہلے دعائے صبحیہ پڑھی جاتی ہے جس کے آغاز میں درود شریف پڑھتے ہیں۔

۵۔ صبح کی نماز کے بعد اوراد فتحیہ بڑے ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں جس میں الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر الصلواۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین تک اشکبار آنکھوں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

۶۔ اوقات خمسہ کی تعقیبات میں کئی بار درود شریف پڑھتے ہیں۔

۷۔ پانچ وقت فرض نمازوں کے بعد دعائے تشفع میں اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ کرام کے اوصاف حمیدہ پڑھتے ہوئے ان کے وسیلے سے دعا مانگتے ہیں۔

۸۔ ہر فرض نماز کے بعد دعائے توسل میں اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگتے ہیں۔

۹۔ پانچوں وقت نماز اور تعقیبات سے فارغ ہونے کے بعد ہر وقت کی مخصوص تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ چنانچہ ظہر کی تسبیح سو بار درود شریف پڑھنا ہے۔

۱۰۔ اہل تصوف دنوں کے مخصوص وظیفے بھی ہیں چنانچہ جمعۃ المبارک کے دن درود شریف ایک ہزار بار پڑھتے ہیں۔

۱۱۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان یا چاشت کے وقت اہل صوفیہ دو رکعت نماز ہدیۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دو رکعت نماز ہدیہ ائمہ علیہم السلام پڑھتے ہیں۔

۱۲۔ اوراد فتحیہ کے بعد مذہب صوفیہ کے مرشدین طریقت کا سلسلہ بیعت وارشاد پڑھتے ہیں اور ان سے وابستگی اور ان کی متابعت کی دعا مانگتے ہیں۔

۱۳۔ نو کلمات میں سے چوتھا کلمہ طیبہ ہے۔ اس کلمہ میں اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی پنجتن پاک سے عقیدت و وابستگی اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور برات کا اظہار کیا گیا ہے۔

۱۴۔ سوال وجواب نکیر ومنکر میں بھی اللہ میرا رب۔ اسلام میرا

دین - قرآن میری کتاب - کعبہ میرا قبلہ کہنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور علی علیہ السلام سے مہدی علیہ السلام تک بارہ ائمہ کرام کی امامت کا اقرار کرتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ھم سادتی و قادتی و ائمتی و امامی لبھم اتولی و من اعدائھم اتبراء ۔ یعنی یہی ہستیاں میرے سردار میرے قائد اور میرے دین کے امام ہیں - میں ان سے دوستی رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔

۱۵- مؤدت تام کا اظہار مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے ہر ہر اعمال و ادعیہ اور عقائد سے بدرجہ اتم ہوتا ہے ۔ چنانچہ دعوات الصوفیہ کے آخر میں موجود بنیادی عقائد کے چودہ روحانی نعرے ہر فرد نوربخشی کے ورد زبان رہتے ہیں - ان چودہ نعروں کو عنایت کر کے جن کی تعداد چودہ معصومین کے برابر ہے ۔ مشائخ نوربخشیہ نے اہل صوفیہ نوربخشیہ ہمدانیہ کے اوپر ایک احسان عظیم کیا ہے اور ایک ایسا معنوی حصار بنادیا ہے جس کو توڑ کر کوئی بھی نقب زن تحریف و تخریب کا مذموم مقصد حاصل نہ کر سکے - ان چودہ روحانی نعروں کی ترتیب یوں ہے ۔

۱- بندہ خدا - ہم خدا کے بندے ہیں ۔

۲- ذریت آدم - ہم آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں ۔

۳- ملت ابراہیم - ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہیں ۔

۴- امت محمدؐ - ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں ۔

۵- دین اسلام - اسلام ہمارا دین ہے ۔

۶- کتاب قرآن - ہماری کتاب قرآن ہے ۔

۷- کعبہ قبلہ - ہمارا کعبہ قبلہ ہے ۔

۸- متابعت سنت - ہم سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں ۔

۹- محب علیؑ - ہم علی علیہ السلام کے حقیقی محبان ہیں ۔

۱۰- سلسلہ ذہب - ہم اولیائے مرشدین وائمہ کرام سے حضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یداً بیداً بالاتصال پہنچنے والے روحانی سلسلے کو تھامنے والے ہیں ۔

۱۱- مذہب صوفیہ - صوفیہ ہمارے مذہب کا نام ہے ۔

۱۲- مشرب ہمدانیہ - ہمدانیہ ہمارا روحانی مشرب ہے ۔

۱۳- روش نوربخشیہ - نوربخشیہ ہمارا مسلک ہے ۔

۱۴- مرید مرشد - ہم مرشد کامل کے ارادت مند ہیں ۔

بنیادی عقائد کے ان چودہ روحانی نعروں میں مؤدت اہل بیت کا برملا اظہار موجود ہے ۔

اہل صوفیہ بروز عاشور صبح بعد اور ادفتحیہ چھ رکعت نماز زیارت ادا کرتے ہیں جن کے ذریعے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کے شہید فرزندوں ، بھائیوں اور ساتھیوں کی ایصال ثواب کے لئے نفل پڑھی جاتی ہے ۔

صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکار ائمہ اطہار اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام وفات کو خاص اعمال و وظائف کے ساتھ مناتے ہیں - ان ایام میں قرآن خوانی اور نذر و نیاز کے علاوہ مخصوص نفلی نمازیں زیارت کی پڑھی جاتی ہیں اور درود و سلام کا ورد ہوتا ہے ۔

اگرچہ صوفیاء کو افسوس رہتا ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دور میں پیدا نہ ہوئے اور انہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار مبارک نصیب نہیں ہوا تاہم شمائل نامہ مبارک کو ہر نماز کے بعد پڑھنے اور صلواۃ بھیجنے کے احکامات پر وہ ذوق و شوق سے کاربند رہتے ہیں جس کے بے حد فیوض ثواب ہیں ۔

تمام فرض نمازوں کے بعد تسبیحات فاطمہ علیہا السلام خصوصیت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں ۔

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل صوفیہ نوربخشیہ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بعض دیگر دعوے داروں کی طرح صرف زبانی دعوؤں کے قائل نہیں ہیں بلکہ ان کے ہاں اس محبت اور مؤدت کا اظہار اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ کرام کی تعلیمات پر عملی صورت میں عمل پیرا ہونے اور نماز ، ادعیہ ، عبادات اور عملیات کی صورت میں ہوتا ہے جو اس اظہار کے لئے مناسب ترین اور کامل ترین پیرایہ ہیں ۔

اظہار تشکر

میرے برادر بزرگوار حاجی عبدالرحیم صاحب جو حاجی محمد علی کھرگلی کے والد بھی تھے گزشتہ دنوں کامرہ میں انتقال کر گئے تو پاکستان اور بیرون ملک میں مقیم بہت سے دوستوں نے تعزیتی خطوط لکھے میں ادارہ نوائے صوفیہ کی وساطت سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

عبداللہ خان

بانی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی

وصدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو

سلوۃ العاشقین و سکتۃ المشتاقین

تالیف - شیخ علاؤ الدولہ سمنانی

ترجمہ - غلام حسن نو بخش ایم - اے

این همه شادی و هیچ اندوه نه
هر دو تنها ییم و هیچ انبوه نه

یعنی نہ مجھے کسی چیز کی خوشی ہے نہ غم - میں ان دونوں سے بری ہوں - میرے گرداگرد اسباب شادی و غم کا ہجوم نہیں ہوتا۔

اس وقت اکرم الاکرمین اور ارحم الراحمین کا لطف اسے بشارت دے گا کہ آج کا دن تمہارے لئے مبارک ہو کہ تمہارے لئے پروانہ ولایت (جاری ہو کر) آیا ہے اور تمہارا نام دفاتر ولایت میں ثبت ہو گیا ہے - اور ندائے ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (الحجر ۴۲) میرے (خاص) بندے ہیں

جن پر تمہیں کوئی تسلط نہیں ہو گا، سنائے دے گی۔

یوں پروانہ شاہی (جاری) فرمایا اور سند قبولیت ارزانی ہو گئی اور تمام ممالک میں تمہارے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور تمام عالم میں اعلان ہوا کہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون (یونس ۶۲) خبردار اللہ کے اولیاء کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم ہے۔

آمدیم بر سر مطلب کہ جو وہاں ذکر میں مشغول تھا یہاں (اب ترقی کے بعد) مذکور یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ میں مشغول ہو گا اے لطیف (و مہربان) وہ کونسا بندہ ضعیف ہے جو (تیری لطف و عنایت کے بغیر) کسی مقام تک پہنچے؟

جهدم چه بود اگر نباشد توفیق
نابینا را عصا و ابریق رفیق

میری کوشش سے کیا ہو گا اگر تیری توفیق ساتھ نہ دے۔ اندھے کے لئے تو عصا اور لوٹا ساتھی ہیں۔

خبردار ہزار بار خبردار - اپنے خیالات کی طرف دھیان رکھو - اپنے کمینے ہم جنسوں کی صحبت اور میل جول کے آفات سے بلکہ خود اپنے آفات سے بچ کر رہو - ماسوا اللہ پر قلم بے التفات (کا خط) کھینچ لو اور ہمہ تن حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ تاکہ جو کچھ تمہارے وقت کی زیادتی کا موجب ہو تمہیں یا اپنے لطف و کرم کے اشارے سے دکھا دے یا انبیاء علیہم السلام، اولیاء، یا ملائکہ یا کسی جن کی روح کے ذریعے سے دکھا دے۔

جب تم ثابت قدم رہ کر اس مقام سے بھی گزر جاؤ گے اور مرتبہ مرد پر پہنچ جاؤ گے تو مردانگی کا اطلاق اس پر کریں گے کہ رجال لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ (النور ۳۷) ان میں ایسے مرد موجود ہیں جنہیں نہ تجارت ذکر اللہ سے غافل بناتی ہے اور نہ خرید و فروخت - یہ وہ مقام ہے کہ کہتے ہیں کہ "فلاں آدمی آب حیات کے سمندر پر پہنچ گیا اور آب حیات پی لیا - اغیار کے فتنہ ہائے شور و شر سے نجات پا گیا - " اس کے بعد جو کچھ اس کو پہنچ جائے گا وہ اسی میں گم ہو جائے گا اور وہ سمندر کی مانند بن جائے گا۔

طالب حق جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو کبھی کبھی لطف و کرم الٰہی کے دریا میں لہریں پیدا ہو جاتی ہیں اور سالک کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور اسے غرق کر دیتی ہیں سبحان طالب حق فنا ہو جاتا ہے اور اسے نہ اپنی خبر ہوتی ہے اور نہ کسی اور کی - اس حال کی صحت کی علامت یہ ہے کہ اس سے شرعی آداب میں

سے کوئی ادب ترک نہیں ہوتا ورنہ ایسا شخص نعوذ باللہ مردود و مفتون ہے مقبول و محبوب نہیں - اے اللہ اپنے فضل و کرم کے ذریعے تمام سالکوں کو اس عظیم آفت (آداب شرع کی خلاف ورزی) سے محفوظ فرما - کیونکہ ولی کے لئے چاہیئے کہ وہ محفوظ ہو اور خلاف شریعت کوئی چیز اس سے ظاہر نہ ہو - اس بے شعوری کی حالت میں کچھ لوگوں کا مقام زیادہ ہوتا ہے اور بعض کا کم یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور بندہ نوازی کے ذریعے سالک کو اس دریا سے باہر نکال لیتا ہے

(جاری ہے)

مولانا غلام حسن حسنو صاحب کی اپیل

مسلک صوفیہ نوربخشیہ سے حقیقی لگاؤ رکھنے والوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ اس حقیر فقیر نے ماضی میں اس پاک مسلک کی خدمت میں حتی المقدور سعی و کاوش کی ہے اور اس وقت بھی حتی الوسع اس کوشش میں مصروف ہوں۔ ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اس نیک مشن کو جاری و ساری رکھوں گا۔ فللہ الحمد یہ بات قابل افسوس ہے کہ ایک مخصوص گروہ مختلف افواہوں اور الزام تراشیوں کے ذریعے میری کردار کشی میں مصروف ہے۔ یہ لوگ میری محنت اور کوشش سے شائع شدہ پندرہ کتابوں پر تو نظر التفات نہیں کرتے لیکن میرے چند نجی خطوط کو بنیاد بنا کر مجھے سطحی بحثوں میں الجھانے کے درپے ہیں تاکہ مجھے تصنیف و تالیف اور تحقیقی کاموں کے لئے سکون قلب میسر نہ آسکے۔ ان کی الزام تراشیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنی نجی گفتگو یا خط و کتابت میں اپنی کم مائیگی، عجز و انکساری یوں کہے کہ میں ایمان ہونے کا دعوے دار ہوں وغیرہ وغیرہ، اپنی کم مائیگی اور کمدانی کا اظہار بھی اس پیرائے میں ضرور کرتا رہا ہوں۔ یہ ایک خود احتسابی اور دروں بینی کا عمل ہے جس سے ہر ذی ہوش انسان کو گزرنا چاہیے، مگر مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے ساتھ میرا دلی لگاؤ شک و شبہ سے بالاتر ہے اور میری نجی زندگی اور میری تصانیف خود اس بات کی شاہد ہیں۔

اگر میں ان الزام تراشیوں کی تردید میں وقت ضائع کرتا رہوں تو اپنے مسلک کی خدمت کے اصل مقصد سے ہٹ جاؤں گا اس لئے اس بے فائدہ کام میں پڑے بغیر نوائے صوفیہ کی وساطت سے جو اہل نوربخشیہ میں معروف و مقبول رسالہ ہے جملہ اہل نوربخشیہ سے گزارش کروں گا کہ ان افواہوں کو صرف صرف منفی پروپیگنڈہ اور ڈس انفارمیشن تصور کریں اور خطوط اور ان سے اخذ کردہ مفروضوں کو درخور اعتنا نہ سمجھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کا ساتھ دینے، جھوٹ اور جعلسازی سے بچنے اور اپنے بزرگان سلف کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

غلام حسن حسنو
خپلو ضلع گانچھے

بقیہ۔ قارئین کے خطوط

۱۶ این ایل آئی کے جوان خانقاہ معلی شاہ ہمدان کی بے حرمتی کے المناک واقعے سے غم زدہ ہیں جس کا ہم نے تین روز تک سوگ منایا۔ برف پوش پہاڑوں پر جب اس قسم کی خبریں سننے کو ملتی ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ نوائے صوفیہ کے معیار کو برقرار رکھنے کی اپیل ہے۔

سپاہی کلرک اعجاز حسین ثاقب
گلتری

نوائے صوفیہ پڑھ کر ہمیں نور علم سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے ساتھ ہی بلتستان کے تاریخی واقعات اور حقائق کا علم بھی ہوتا ہے۔ میں اس رسالے کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔

اشرف حسین آرزو
کورو فرول

بندہ نوائے صوفیہ انتہائی شوق سے پڑھتا ہے۔ اس سے قبل چند سوالات ارسال کئے تھے ہنوز شائع نہیں ہوئے۔ مہربانی کرکے ان کے جوابات شائع کریں۔

نثار علی کھرکوہ

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ اب اس رسالے کا مستقل خریدار بننے کا شرف حاصل ہوا ہے جسے میں اپنے لئے ایک عظیم سعادت سمجھتا ہوں کیونکہ اس رسالے کی وساطت سے ہم سائنس اور فلسفہ جیسے علوم سے بھی باخبر رہتے ہیں۔

شبیر حسین تقدوم
کورو فرول

عوامی مقبولیت کے حامل "نوائے صوفیہ" کی مسلسل اشاعت پر ادارہ نوائے صوفیہ کو مبارک باد پیش ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا اس کی ترسیل جاری رکھیں۔

عبدالعزیز شاہد
تلس

نوائے صوفیہ کے خریدار صرف نوربخشی برادری ہی نہیں بلکہ تمام مسالک کے افراد اسے پسند کرتے ہیں اور شوق سے پڑھتے ہیں۔

سپاہی محمد علی ۹۔ این ایل آئی

معاشرے میں رہتے ہوئے ہمیں مختلف لوگوں کے خیالات سننے کا موقع ملتا ہے۔ کچھ لوگ اس رسالے کو چند مہینوں کا مہمان خیال کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے احسان اور آپ لوگوں کی شبانہ روز کی محنت نے اسے بین الاقوامی معیار کا رسالہ بنا دیا۔

غلام حسین غریس خپلو

اتحاد مسلمین

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحیؔ محقق مرکزی تحقیقات فارسی ایران

رحمت و عشق و محبت اتحاد مسلمین
رونق لطف و صداقت اتحاد مسلمین

چشم پاک الهی در نگاه مؤمنان
آیہ تطهیر و رحمت اتحاد مسلمین

ہر کسی ہر جا کہ باشد دل یکی باید شدن
صفدر میدان عصمت اتحاد مسلمین

در حدیث و در روایت متحد باید شدن
چارہ ساز و صدق خدمت اتحاد مسلمین

ای خدای لامکان مارا مدد کن ہر زمان
سایہ شاہ ولایت اتحاد مسلمین

ای مسلمانان ہمہ اندیشہ ها یکسان کنید
خوشہ سلم و سلامت اتحاد مسلمین

دین ما باشد یکی ، قرآن ما باشد یکی
حوزہ پاک امامت اتحاد مسلمین

مصطفی و مرتضی و مجتبی باشد یکی
ہم صحابہ ہم خلافت اتحاد مسلمین

نعرہ های حیدری و نعرہ تکبیر مان
نعرہ حب رسالت اتحاد مسلمین

اعتصام حبل اللہ نعرہ اسلام ما
زیور اخت و اخوت اتحاد مسلمین

ای برادر تاتوانی دل یکی کن این زمان
گلشن و حفظ و حفاظت اتحاد مسلمین

تفرقہ باشد نشان جهل و کفر و تیرگی
الفت و مهر و محبت اتحاد مسلمین

این ہمہ تفسیر قرآن و حدیث و قول و فعل
کلہم باشد هدایت اتحاد مسلمین

چهارده قرن است و ما پیوسته در بحث و جدل
خواجه حق و حقیقت اتحاد مسلمین

هم نماز و هم صیام و هم زکواة و هم دعا
این همه باصد طریقت اتحاد مسلمین

" لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار "
نعره اصل شجاعت اتحاد مسلمین

هم ائمه هم صحابه هم تمام اولیاء
روحه پاک فتوت اتحاد مسلمین

کربلا را نعره پاک حسینی بشنوید
مقتل شاه شهادت اتحاد مسلمین

حج و قربانی و سعی مروه و لطف صفا
رجم شیطان سعایت اتحاد مسلمین

فقه و تفسیر و اصول دین و فتوای امام
جملگی باشد نهایت اتحاد مسلمین

ای مسلمانان همه یک دل شوید و یک زبان
طاعت و طاقت حکومت اتحاد مسلمین

هر چه خواهی گو بگو و هر چه خواهی کن بکن
لیکن آن باشد به غایت اتحاد مسلمین

هر کسی باید بنوشد جام وحدت در زمان
تا بیابد اوج رفعت اتحاد مسلمین

صفحه گردون شود روشن اگر واحد شویم
روشنایی گشته طلعت اتحاد مسلمین

همزمان باشد صدای ما برای اتحاد
پایه مهر و عطوفت اتحاد مسلمین

اتحاد مسلمین باشد نشان صدق دل
فکر روشن ، رمز وحدت اتحاد مسلمین

اتحاد مسلمین و اتحاد مسلمین
بهترین راه مروت اتحاد مسلمین

این " رها " باشد یکی از عاشقان اتحاد

(گزشتہ سے پیوستہ)

سفید اور سبز لباس

ہومیو ڈاکٹر ایم - اے شاہد

علامہ طیب عثمانی تاریخ اسلام پر اپنی شہرہ آفاق تصنیف زادالمعاد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نجی زندگی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً سفید لباس میں ملبوس ہوتے تھے لیکن رنگ دار لباس میں آپ کو سبز لباس پسند تھا۔ آپ سبز سوتی لباس کو پسند فرماتے تھے اور اسلامی تقاریب، ملاقاتوں اور خصوصاً سفر میں آپ اہتمام کے ساتھ یہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی شہرہ آفاق تصنیف "اسوہ رسولؐ" میں لکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر سفید کرتا پسند فرماتے تھے اور سرخ رنگ پر ناگواری کا اظہار فرماتے تھے۔

تاریخ اسلام اور تصوف کے محقق علامہ ذوالفقار قریشی مرحوم اپنی تصنیف "روح دنیا" میں رنگ اور روشنی پر یوں اظہار خیال کرتے ہیں۔

اس کائنات میں ہر رنگ اور شے سے غیر مرئی شعاعیں (INVISIBLE RA , S) نکلتی ہیں۔ یہ لہریں جسم اور جسم کی تمام کیفیات پر اثر انداز ہوتی ہیں ان رنگوں میں سبز رنگ سے جو لہریں نکلتی ہیں وہ انسانی دل و دماغ پر فوراً اثر انداز ہوتی ہیں اور اجتماعی خوشگوار ماحول پیدا کرتی ہیں۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ہمیں کہیں سبزہ زار نظر آتا ہے تو چلتے ہوئے قدم خود بخود رک جاتے ہیں اور چند لمحے ٹھہرنے کو جی چاہتا ہے یا کچھ دیر لیٹنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے حالانکہ اس سلسلے میں پہلے سے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی . . تی۔ یہی وجہ ہے کہ سبز رنگ سے نکلنے والی شعاعیں فوراً انسانی دل و دماغ پر اثر انداز ہوتی ہیں اور سکون کی کیفیت طاری کر دیتی ہیں۔ اور فطرت انسانی ہے کہ جہاں سکون میسر ہو وہیں ٹھہرنے کو جی چاہتا ہے۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق اپنی مشہور تصنیف "من کی دنیا" میں رنگ اور اس کی لہروں کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں۔

اس کائنات میں ایک بڑا دماغ کارفرما ہے۔ اور ہر رنگ سے لہریں نکلتی ہیں ہر لہر کا اپنا الگ اثر ہے۔ ان میں سبز رنگ سے نکلنے والی لہریں بھی برقی رو کی طرح انسانی خیالات و تصورات پر فوراً اثر انداز ہوتی ہیں۔ سبز رنگ سے نکلنے والی لہریں چونکہ انسانی دماغ پر اچھے اور پر سکون اثرات مرتب کرتی ہیں لہٰذا ایک صحت مند ذہن سے نتیجتاً محبت نیکی مروت ہمدردی اور خلوص کی حیات افروز لہریں نکلتی ہیں جو انسانی معاشرے کے لئے سکون اور خوشحالی کا باعث ہیں۔

مشہور معالج اور امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر شوکت رسول اپنی زیر تکمیل تصنیف "امراض قلب اور جدید سرجری" میں ایک عجیب بات لکھتے ہیں۔ "میری زندگی کا عجیب اتفاق ہے کہ مختلف ہسپتالوں میں ڈیوٹی کے دوران میں نے بے شمار پیچیدہ آپریشن کئے لیکن کامیابی میں میرے لباس کا عمل دخل رہا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ جس آپریشن والے دن بھی میں نے سفید شرٹ اور سبز پینٹ کوٹ زیب تن کیا اس دن میرا کوئی آپریشن ناکام نہیں گیا۔"

سائنس اور ٹیکنالوجی کے سربراہ اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر باقری جو ایک اعلیٰ آفیسر بھی ہیں رنگ و روشنی کے بارے میں کہتے ہیں کہ میری والدہ ہمیشہ سبز قمیض اور سفید شلوار اور چادر بھی انہی رنگوں کی پہنتی تھیں۔ ہم نے اپنے گھر میں ہمیشہ سکون اور خوشحالی دیکھی۔ والدہ کہا کرتی تھیں کہ یہ خوشحالی میرے دم سے ہے اور واقعی ان کے بعد ہم بکھر گئے۔

اسی طرح امریکہ کے مشہور وکیل ای سی رنڈل (E C RINDAL) ماہنامہ ٹائم میں حیران کن واقعات کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ جب بھی میں سفید پینٹ کوٹ پہن کر عدالت میں جاتا تھا میرے مقابل وکیل پر زبان بندی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

اسی طرح راقم الحروف کا یہ تجربہ ہے کہ میں نے شدید ذہنی اضطراب میں مبتلا ایک خاتون کا علاج سبز روشنی کی شعاعوں سے کیا اور اس کی حالت یکسر بدل گئی۔

حقیقت روح و روحانیت

شکور علی انور ۔ فاضل عربی ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایڈ

قرآن مجید میں حقیقت روح سے متعلق استفسار پر بطور جواب خالق حیات و کائنات کا ارشاد گرامی یوں وارد ہوا ہے ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی ط (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵) (اے میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم سے لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں ۔ تم کہہ دو کہ روح تو میرے پروردگار کے (معاملہ) امر سے ہے ۔ ظاہراً یہاں انسانی ذہن میں ابھرنے والے ایک عام سوال کا جواب دیا گیا ہے ۔ مفسرین قرآن اس آیت کی شان نزول کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اہل یہود نے جو تاریخ میں اپنی سازشوں کے لئے مشہور رہے ہیں اہل عرب کو اس سوال پر اکسایا کہ دیکھیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی آخری نبی ہیں تو وہ حقیقت روح کے بارے میں کیا بتاتے ہیں ۔ اور جب یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تو خالق حقیقی نے مذکورہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ روح امر پروردگار سے ہے یعنی ان مخلوقات میں سے ہے جو امر کن سے پیدا ہوئے ہیں ۔

(تفسیر حسینی ج ۲ ص ۵۰۹)

قرآن مجید میں روح کا ذکر چوبیس مرتبہ آیا ہے مگر یہاں الروح سے مراد روح اعظم ہے جس کا تعلق نفس الامری سے ہے اور یہ نہایت بسیط اور لطیف چیز ہے جس کی قوت و وسعت اور گہرائی اہل عرفان خوب جانتے ہیں ۔ تمام انبیاء و مرسلین کے علم اور تعلیمات کی عمارت اسی محکم بنیاد پر استوار تھی ۔ حق تعالیٰ نے اسے نسبت ذاتی کا شرف عطا کر کے اس کی رفعت شان اور اعلیٰ مقام کا ثبوت فراہم کیا اور کائنات میں جو کچھ ہے اس روح کی کرم نوازی کا نتیجہ ہے ۔ چنانچہ حضرت شیخ نجم الدین دایہ لکھتے ہیں ۔

۔ نظر خیر سے دیکھیں تو افلاک و انجم، آسمان و زمین، آفتاب و ماہتاب، عناصر مفردہ و مرکبات و نباتات و حیوانات و ملک جن وانس، اہل ایجاد، اہل حرفت، تجار، علماء، امرا و ملوک و وزراء، یار و مددگار و لاؤ لشکر تمام اس دنیا کی ایک ضرورت ہے تاکہ دنیاوی معاملات سے سبکدوشی کے ساتھ اس زندگی میں انسان کامیاب ثمرداری حاصل کریں تاآنکہ یہ تخم روحانیت سے مزارعت کے مترادف ہے ۔ خصوصاً یہ جب من روحی کے انبار سے نکال لیا جاتا ہے ۔

(مرصاد العباد ص ۱۱۳)

مذکورہ بالا آیت کی ایک تشریح یہ بھی ہے کہ روح کے آئینے میں پیہم تجلیات غیبی منعکس ہوتی رہتی ہیں تو معلوم ہوا کہ تعلیمات قرآنی کی روحانیت ظاہری و باطنی برکتوں سے حاصل ہوتی ہے جس کا آغاز غور و فکر اور ذکر و مراقبہ سے ہوتا ہے ۔ اس روح اور روحانیت کو سمجھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے گو اس کی حقیقت کے بیان کے لئے خامہ تحریر روشنی پیدا نہ کر سکے لیکن سطور ذیل اس عالم کی تفہیم کے لئے مہمیز ضرور ثابت ہوں گے ۔

روح کے معانی

قرآن مجید میں عام طور پر روح کو راحت، استراحت، ابدی حیات، رحمت، ریح، جبرائیل، فرشتہ، نفس، کلام، نفس ناطقہ، قرآن کریم اور نور کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے ۔ روح کی جمع ارواح ہے جیسے عرب ارواح المومنین والمومنات کہتے ہیں ۔

(مجمع البحرین بذیل مادہ ر، و، ح)

روح القدس یا روح المقدس کے ذیل میں روح کے معنی کلام اور مقدس کے معنی مبارک اور پاک کے لئے گئے ہیں اور اس ترکیب کا مطلب مبارک یا پاک کلام لیا جاتا ہے ۔

(لسان العرب)

عربی لغت کی دیگر کتب میں مقدس ان اشیاء کے لئے بولا جاتا ہے جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جیسے کلام مقدس خدا کا کلام، بیت المقدس خدا کا گھر اور روح القدس کا مطلب فرشتہ (جبریل) لیا جاتا ہے ۔ اور چونکہ روح خدا کی جانب سے ہے اس لئے یہ

عام طور پر مسلمانوں کو روح القدس کی تائید حاصل ہوتی ہے ۔ یہ تائید تمام اولیا ، اصفیاء اور انبیاء نیز صدیقین کو خصوصی طور پر حاصل ہوتی ہے جن کا منطقی ثبوت قرآن وحدیث کی روشن آیات اور واقعات سے فراہم ہوتا ہے ۔ شاعر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے ایک شعر میں یوں اظہار خیال فرماتے ہیں ۔

و جبریل رسول اللہ فینا
و روح القدس لیس کفاء

یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترنے والا جبریل ہم میں سے ہے اور روح القدس کی کوئی مثل موجود نہیں ہے ۔ یعنی خدا کا پیغام رساں فرشتہ جبریل ہم میں موجود ہے جس کا خصوصی تعلق رب تعالیٰ سے ہے ۔ وہ ہمارے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوتا ہے اور ایسی پاکیزہ روح ہے جس کی کوئی مثال نہیں ۔ اس شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کو بھی روح القدس کی تائید حاصل تھی ۔ بحرالمحیط ص ۲۹۹ کے حوالے سے تفسیر احمدیہ میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان بن ثابت کو فرمایا کرتے تھے و جبریل معک اے حسان تیرے ساتھ جبریل ہے یعنی تجھے جبریل کی مدد حاصل ہے ۔ اس کا اظہار آپؐ کے ایک دعائیہ جملے سے بھی ہوتا ہے ۔ اللھم ایدہ بروح القدس اے خدا روح القدس سے اس (حسان بن ثابت) کی تائید فرما ۔
(مشکوٰۃ باب الشعر والبیان)

دوسری روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کا شاعرانہ جواب دینے کے لئے حضرت حسانؓ کو حکم فرمایا جبکہ شعراء کفار آپ کی شان میں گستاخی کرتے اور ہجویہ اشعار کہتے تھے ۔ اھج المشرکین فان جبریل معک اے حسان مشرکین کی ہجو کر جبریل تیرے ساتھ ہے ۔
(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

روح کیا ہے ؟

روح ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہر آن اور ہر لحظہ جمال الٰہی اور جلال ربانی کی ایک نئی تجلی ظہور پذیر ہوتی ہے ۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے ۔ کل یوم ھو فی شان (سورۃ الرحمان آیت ۲۹) کہ ہر روز اس کی ایک نئی شان ہے ۔ اس آیت مبارکہ کی بھی ایک تشریح یہی ہے کہ روح کے آئینے میں پیہم تجلیات غیبی منعکس ہوتی رہتی ہیں ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی قلب باصفا اپنی روح کو دیکھ سکتا ہے اور اگر دیکھ سکتا ہے تو کس آنکھ سے ، چشم ظاہر سے یا دیدہ باطن سے ؟ روح انسانی بذات خود ایک کائنات ہے ۔ اس عالم صغیر میں تمام کائناتوں اور عوالم اور تمام موجودات کی کیفیات لطیف ذرات کی شکل موجود ہوتی ہیں ۔ روح ایک قائم بالذات جوہر ہے ۔ اس کی تجرید کے چار درجے ہیں اور اس کی تجسیم کے بھی چار درجے ہیں یعنی کثیف ذرے ، کثیف جسم ، لطیف ذرے اور لطیف جسم ۔ روح ناقابل تقسیم ہے لیکن یہ لطیف اور کثیف جسم کے توسط سے لاتعداد مظاہر میں جلوہ پذیر ہوتی ہے ۔ (اس بات سے حلول کا مسئلہ پیدا کرنا البتہ نادانی ہو گی ۔) ہدایت قرآنی کے مطابق روح کا منبع و مرکز عالم امر ہے جس کے لاتعداد نورانی سائے وجود انسانی کے آئینہ خانے میں منعکس REFLECT ہوتے رہتے ہیں ۔ انفرادی روح کا تعلق کل سے ہے نباتات اور حیوانات بھی ذی روح ہیں لیکن ان روحوں کی نوعیت انسانی روح سے مختلف ہے ہر روح ۷ مختلف ذرات کا مجموعہ ہوا کرتی ہے ۔ جنات اور جسم کی دوسری نادیدہ مخلوقات مثلاً فرشتے وغیرہ بھی ذی روح ہیں ۔

روح کی پیدائش

رب تعالیٰ کائنات کی تمام اشیاء کا خالق ہے اس کی تخلیق کا ایک کرشمہ روح بھی ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بے شک اللہ تعالیٰ نے ارواح کو اجسام سے پہلے تخلیق فرمایا ۔
(مجمع البحرین مادہ ر ، و ، ح)

الشیخ نجم الدین دایہ نے اپنی صوفیانہ تصنیف لطیف میں روایت وارد کی ہے ۔ ان اللہ تعالی خلق الارواح قبل الاجساد باربعۃ آلاف سنۃ وفی روایۃ بالفی سنۃ یقیناً اللہ تعالیٰ نے روحوں کو اجسام سے چار ہزار سال پہلے پیدا کیا اور دوسری کسی روایت میں دو ہزار سال مذکور ہے ۔

(مرصاد العباد باب دوم فصل اول ص ۳۷)

مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ارواح کی تخلیق کی پھر اجساد اور اجسام کی پیدائش اور تخلیق کی طرف توجہ دی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (سورۃ و التین آیت ۳) تحقیق ہم نے انسان کو ایک بہترین تقویم میں پیدا کیا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسموں کو علیین (جنت کا ایک طبقہ) میں پیدا کیا اور پھر ارواح کو اس کے بالائی حصے میں رکھا۔

(مجمع البحرین ص ۱۸۳)

مرصاد العباد میں مرقوم ہے۔ بدانکہ مبداء مخلوقات و موجودات ارواح انسانی بود چنانکہ فرمود اول ماخلق اللہ روحی و در روایت دیگر "نوری" و زبدہ خلاصہ موجودات و ثمرہ شجرہ کائنات بود کہ لولاک لماخلقت الافلاک

(مرصاد العباد ص ۳۷ دربیان فطرت ارواح و مراتب معرفت آں

جان لو تمام مخلوقات اور موجودات کی بنیاد ارواح انسانی ہے اور ارواح انسانی کا سرچشمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک روح ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میری روح کو پیدا کیا۔ دوسری روایت میں "نوری" آیا ہے یعنی میرے نور کو پیدا کیا آپ خلاصہ موجودات کا برگزیدہ اور ثمر اشجار کائنات ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نہ ہوتے میں افلاک کی تخلیق کی ضرورت ہی محسوس نہ کرتا۔ گویا کہ آپ ظہور نور الہی کا منبع و سرچشمہ ہیں۔

(شرح گلشن راز)

یہی وجہ ہے کہ انوار تجلیات ربانی سے آپؐ کی جبین اطہر منور و درخشان تھی۔ اسرار تنزیلات سبحانی کے واقعات کا قرطاس طلعت کے صفحات میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ معنی ہائے رموز الہی حرف بہ حرف آپ کی لسان اقدس سے موتیوں کی طرح بکھرے جاتے تھے اور مظہر کل کائنات سے معنون ہوگئے ہیں۔ تبارک اللہ احسن الخالقین (سورۃ المؤمنون آیت ۲۳) بلند ہے اللہ جس کی تخلیق بہت ہی حسن آمیز ہے۔ دوسری حدیث میں یوں اظہار کیا جا رہا ہے لولاک لما خلقت الکون اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں کائنات کو نہ بناتا۔

(زبدۃ المناقب ص ۱۹)

مقصد و مقصود ایجاد جہاں
محرمان بزم وصل دلستاں
مقتداء و رہنمائے انس و جاں
آمدہ لولاک اندر شان شاں

(شرح گلشن راز اردو ص ۱۳۱)

(جاری ہے)

بقیہ۔ آپ کے مسائل

منہ میں آجائے تو اختیاری صورت میں اپنی چادر وغیرہ کا استعمال کریں۔ پگڑی اور ٹوپی سیدھی کرنے کی طرح یہ بھی روا ہے اس سے نماز کی ترتیب و موالات میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔ اگر ایسا نہ کرسکے یا بے اختیاری میں حلق سے اتر جائے یا نمازی کو گاڑھے بلغم کا خیال ہی نہ رہے اور وہ حلق سے اتر جائے تو یہ صورتیں شرعاً معاف ہیں۔ روزے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

جواب نمبر ۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حضور قلب مؤمن نماز گزار کو نیت سے لے کر سلام پھیرنے تک حاصل ہونے والی ایک خاص معنوی کیفیت کا نام ہے۔ نماز گزار کے دل و دماغ میں اللہ کے حضور حالت نماز میں ہونے کا خیال ہی رہے اور وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو۔ اسی حضور قلب ہی کا نتیجہ تھا کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے پائے مبارک سے پیوست شدہ تیر کو حالت نماز میں کھینچ کر نکالا گیا تھا اور آپ کو اس کا سرے سے پتہ ہی نہ چلا۔ میر انیس نے یوں اس کا نقشہ کھینچا ہے۔

کھینچا پکڑ کے پاؤں سے قنبر نے تیر کو
اصلاً خبر ہوئی نہ جناب امیرؑ کو

بقیہ۔ قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ طلباء میں بے حد مقبول ہے۔ طالب علم برادری دینی مسائل سے آگاہی کے لئے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر طالب علموں کے سالانہ چندہ سو روپے کردیا جائے تو مہربانی

فکر و نظر

رفع بدعت کی اہمیت

سید نواز حسین شگری ایم - اے، بی - ایڈ، فاضل علوم عربیہ

لائق حمد و ثنا، مالک ارض و سما کا ارشاد ہے ما اٰتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا (سورۃ الحشر) ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہیں جو حکم دے اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ و یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلاً اولئک ھم الکافرون حقاً (سورۃ النساء) بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مابین فرق کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہیں مانیں گے اور وہ ان دونوں کے بیچ کا راستہ چاہتے ہیں یہی لوگ پکے کافر ہیں۔

کافر لوگ حکم خدا اور حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین اپنی من پسند باتوں کو شامل کرنا چاہتے تھے انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری ہی میں اللہ کی فرمانبرداری ہے اور رب کائنات نے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے تحت آپؐ کو اسوہ کامل کے شرف سے نوازا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی کچھ ارشاد فرماتے تھے اور عمل فرماتے تھے جو خداوند تعالیٰ کا حکم ہوتا تھا۔ آپؐ نے کبھی اپنی مرضی کو دین میں شامل کرنے کی جسارت نہیں فرمائی جس کی طرف قرآن حکیم نے یوں اشارہ فرمایا ہے و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (سورۃ النجم) وہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر ان کا ارشاد وہی کچھ ہوا کرتا ہے جو ان پر اترتا ہے۔

مذکورہ بحث سے اس حقیقت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے کہ اہل ایمان کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے بدعات کو رواج دینے کی بجائے احیائے سنت کے لئے کوشاں رہیں کیونکہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کامیابی اور کامرانی کا واحد ذریعہ ہے۔

احادیث خیر الوریٰ میں بھی اتباع سنت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ (شرح السنۃ) تم کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔

اسی طرح بدعتی کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من احدث فی امرنا مالیس منہ فھو رد (بخاری شریف) جس نے ہمارے دین میں نیا کام نکالا جس کا تعلق دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

دین میں اپنی طرف سے نئی بات اختراع کرنا جس کا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم نہیں دیا نئی شریعت ایجاد کرنے کے مترادف ہے اور دین اسلام کو ناقص سمجھنے کے مساوی ہے حالانکہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے اور رب کائنات کے ہاں پسندیدہ دین ہی اسلام ہے۔ اس مقدس دین میں بدعت کو رواج دینا بدبختی ہے اور بدعتی کی کوئی عبادت بربنائے بدعت مقبول نہیں ہے۔

شارع امت نے فرمایا لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً و لا صلوٰۃ و لا حجاً و لا عمرۃ و لا جھاداً و لا صرفاً و لا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعر من العجین (ابن ماجہ) اللہ تعالیٰ نہ بدعتی کی نماز روزہ قبول کرتا ہے نہ حج عمرہ قبول کرتا ہے نہ جہاد اور نفلی و فرض عبادت کو قبول کرتا ہے وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے۔

بدعت نیکیوں کی بربادی کا موجب بنتی ہے جبکہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ غمخوار امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید (بیھقی) جس نے میری سنت پر مضبوطی سے عمل کیا جب کہ

میری امت میں فساد اور اختلاف پیدا ہو چکا ہو تو اس سنت پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جس شخص کے ایمان کی بنا ان چار اصولوں پر ہو اس کا ایمان محکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ مؤمن خالص ہو کر بارگاہ صمدانی و درگاہ یزدانی کا خاص مقرب ہو جاتا ہے وہ چار اصول یہ ہیں۔

۱۔ دل کی تصدیق

۲۔ زبان کا اقرار

۳۔ تن کا عمل

۴۔ سنت کی مطابقت

پس جو شخص ان چاروں اصولوں سے محروم ہے وہ کافر مطلق ہے۔

جو شخص زبان سے اقرار تو کرتا ہے مگر دل کی تصدیق شامل نہیں تو وہ منافق ہے۔

جو شخص دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرتا ہے مگر جوارح سے عمل نہیں کرتا وہ فاسق ہے۔

اور جو شخص دل سے تصدیق زبان سے اقرار اور جوارح سے عمل بھی کرتا ہے مگر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں تھوڑا سا تغافل کر لیتا ہے وہ مبتدع (بدعتی) ہے۔

(منہاج السلوک ترجمہ ذخیرۃ الملوک)

بدعتی کا انجام

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ان اھل البدع کلاب اھل النار بے شک بدعتی لوگ جہنم والوں کے کتے ہیں۔

سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے تاجدار روحانیت نے اہل صوفیہ نوربخشیہ کے بنیادی عقائد کے چودہ روحانی نعروں میں متابعت سنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعرہ شامل کر کے اہل بدعت پر کاری ضرب لگانے کا سامان فرمایا ہے۔

رافع بدعت غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے شریعت محمدیہ کو بدعتوں سے پاک کرنے کی تحریک چلائی اور رفع اختلاف کے عظیم مشن کے ذریعے عالم اسلام کو یک جا کرنے کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے محسوس کیا کہ اتحاد اسلامی کی راہ میں عظیم ترین رکاوٹ بدعت کا فروغ ہے آپ نے اہل اسلام کو شرک و بدعت سے پاک مذہب صوفیہ کے پرچم تلے جمع ہونے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔ واعلم ان مذھب الصوفیہ ھو میزان المستقیم و طریق الحق و الیقین لیس فیہ غلو و لا مھین و لا نقص و لا مزید لا افراط فیہ و لا تفریط کما کان فی قرن الاولی مشھو دلھا بخبر و لکن اکثر الناس لا یشعرون۔ فوقعوا فی ھذا الامراض و البلواء و کتبوا کتبا ضخیمۃ و افتروا بعضھم علی بعض بھتانا عظیما فاختار بعضھم

فی عترۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحابہ و ازواجہ و فی العارفین من بعدھم غلواً فی الحب و البغض و ترکوا سبیل السوی و الاستقامۃ و اتخذ بعضھم اقوال المجذوبین و افعالھم فاحتملھم علی الزنادقۃ و الحلولیہ و الالحاد من الکفرۃ المبتدعۃ و اوزو ایذاء کثیراً

معلوم ہونا چاہئے کہ مذہب صوفیہ سیدھی ترازو ہے اور حق اور یقین کی راہ ہے جس میں کوئی غلو، کمی، نقصان، زیادتی، افراط اور تفریط نہیں ہے جیسا کہ پہلے زمانے میں (خود شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں) میں تھا، جس کے متعلق بھلائی کی شہادت دی جا چکی ہے لیکن اکثر لوگ شعور نہیں رکھتے اور ان بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ انہوں نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں اور بعض نے بعض پر بڑے بڑے بہتان لگائے۔ بعض نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل، آپ کے صحابہ اور آپ کی ازواج اور ان کے بعد کے عارفوں کے متعلق محبت اور عداوت میں غلو اختیار کیا اور استقامت اور اعتدال کی راہ چھوڑ دی۔ ان میں سے بعض نے مجذوب ابدالوں کے اقوال اور ان کے معذورات افعال کو اپنے ناقص فہم کی وجہ سے کہ وہ ان کے اقوال اور افعال کا مقصد نہ سمجھے (اپنے لئے دلیل بناتے ہوئے) ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور ان کو زندیق، حلولی، ملحد، کافر اور بدعتی تک کہا گیا اور انہیں بہت سی تکالیف دیں۔

چنانچہ ہم تاریخ دین اسلام میں ایک انقلاب آفرین باب کو یوں رقم ہوتا ہوا دیکھتے ہیں کہ جب دین اسلام میں بدعات

بہت رواج پا گئیں تو منشائے الہی سے فارس کا ایک درخشندہ ستارا جو آفتاب طریقت اور ماہتاب شریعت تھا غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی کی صورت میں ظہور پذیر ہو کر رفع بدعت پر مامور ہوا۔ آپ اپنی شہرہ آفاق تصنیف الفقہ الاحوط کی ابتدا میں فرماتے ہیں۔ ان اللہ امرنی ان ارفع الاختلاف من بین ھذہ الامۃ ...... الخ اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے اس بات پر مامور کیا کہ میں سب سے پہلے اس امت (امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مابین موجود فروعی اختلاف کو ختم کروں اور شریعت محمدیہ کو کسی قسم کی کمی یا زیادتی کے بغیر اس طرح بیان کروں جس طرح خود شارع علیہ الصلواۃ والسلام کے زمانے میں رائج تھی۔ ثانیاً جملہ امتوں اور جملہ اہل عالم کے آپس میں موجود اصولی اختلافات کو دور کر دوں چنانچہ میں نے آسان انداز میں اس کا آغاز کیا ہے پروردگار ہی میرے لئے کافی اور وہی بہتر کارساز ہے۔

معلوم ہوا کہ فقہ الاحوط غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کی ذاتی آراء کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ قاطع بدعت غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے شریعت محمدیہ کو بغیر کسی کمی اور زیادتی کے بغیر ہم تک پہنچانے کا فریضہ انجام دے کر امت مسلمہ پر قیام قیامت تک کے لئے ایک احسان عظیم کیا ہے۔ آپ مزید فرماتے ہیں۔ انا مامور برفع البدع عن الشریعۃ المحمدیہ و احیاء مافی زمانہ (باب النکاح الفقہ الاحوط) میں شریعت محمدیہ سے بدعتوں کو ختم کرنے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں رائج احکام کو زندہ کرنے پر مامور ہوں۔

غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے جو کارنامہ رفع بدعت کا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ رہتی دنیا تک آپ کا شہکار سمجھا جائے گا۔ بلاشبہ الفقہ الاحوط بلا تفریق رنگ و نسل جملہ عالم انسانیت کے لئے بہترین سرمایہ ہے۔

رب کائنات جملہ اہل اسلام کو بالعموم اور اہل تصوف کو بالخصوص رفع بدعت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ - قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ دستیاب نہ ہو تو مستعار لے کر بھی پڑھے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ اسی رسالے کی بدولت ہماری دیرینہ مشکلات کا ازالہ ممکن ہوا ہے۔ اس جریدے کی روشنی اب لداخ کے اونچے پہاڑوں پر بھی پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ ہماری امیدیں آپ لوگوں سے وابستہ ہیں کیونکہ دنیا میں دینی رشتے سے بڑھ کر کوئی رشتہ قریبی نہیں ہوتا۔ نوائے صوفیہ کی بدولت ہر طرف فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اسلام کے تمام فرقوں اور مسالک کے لوگ اس رسالے کو شوق سے پڑھتے ہیں کیونکہ یہ واحد رسالہ ہے جو اتحاد بین المسلمین کا درس دیتا ہے۔ ایک نعت بغرض اشاعت ارسال ہے۔

عبدالرشید علوی
حال کرگل انڈیا

بقیہ - مجموعہ شریعت محمدیہ

کو سمت قبلہ کے بارے میں جدوجہد وغیرہ کا خیال بالکل ترک کرنا چاہئے بلکہ وہ اپنی کوشش پر یقیناً مطمئن ہو کر نماز پڑھے اور "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" والی آیت کو پیش نظر رکھ کر یکسوئی سے نماز ادا کرے کیونکہ اصل قبلہ تو رضائے الہی ہی ہے۔ تاہم نماز کی ادائیگی کے دوران قبلہ کی پہچان والے کسی باخبر آدمی کی طرف سے سمت قبلہ کا صحیح اشارہ مل جائے تو دوران نماز درست سمت قبلہ کی طرف پھر جانا روا ٹھہرتا ہے۔ البتہ اس صورت میں از سر نو نماز کی ادائیگی کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ صرف اپنی جدوجہد کے بل بوتے پر ایک جانب کو رخ کر کے نماز ادا کرے نماز ادا کر چکنے کے بعد اس کو پتہ چل جائے کہ نماز صحیح سمت قبلہ کی طرف وقوع پذیر نہیں ہوئی ہے تو دیکھا جائے گا کہ پڑھی گئی نماز کا وقت ابھی باقی ہے یا نہیں۔ اگر وقت باقی ہو تو نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہو جائے گا۔ اگر نماز کی ادائیگی کی مقدار کا وقت باقی نہ ہو بلکہ وقت گزر چکا ہو تو اس کی پڑھی گئی نماز شرعاً درست ٹھہرے گی۔ اس کے ذمے پر کوئی قضا واجب نہیں ہوگی۔

(جاری ہے)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کے نام بھیجے جانے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر۱۔ فصل کی بوائی کے آغاز سے لے کر اختتام کٹائی تک اجرت دینے کی صورت میں اجرت کی کتنی مقدار زکواۃ کی ادائیگی سے قبل منہا کی جائے گی؟

سوال نمبر۲۔ کیا کیمیائی کھاد کی قیمت بھی زکواۃ کی ادائیگی سے قبل فصل سے منہا کی جاسکتی ہے؟

(سائل ماسٹر حشمت اللہ ساکن شمشاہ وراس کرگل انڈیا)

سوال نمبر۳۔ کوئی صاحب اولاد شوہر اپنی بیوی کا حق مہر ادا کئے بغیر انتقال کر جائے تو مہر کی ادائیگی کا کیا بنے گا؟

سوال نمبر۴۔ نماز کی حالت میں روزہ دار گاڑھے بلغم کے ساتھ کیا کارروائی کرے گا؟

(سائل لیاقت علی سٹینو گرافر مقیم اسلام آباد)

سوال نمبر۵۔ نماز میں حضور قلب کی صورت کیا ہوتی ہے؟

(سائل حاجی غلام حسن ملدو مرد کاندار مقیم سکردو)

جوابات

جواب نمبر۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اس صورت میں اجرت کی مقدار علاقائی رسم و رواج پر منحصر ہے۔ چنانچہ بیج اور محنت کش کارکنوں کی اجرت ہر علاقے میں اسی علاقے کے مروجہ طریقے کے مطابق دی جائے گی۔ شریعت محمدیہ نے اس سلسلے میں کوئی مخصوص مقدار مقرر نہیں کی ہے۔ ٹریکٹر کا استعمال بھی کارکنوں کے زمرے میں آتا ہے۔ لہذا ٹریکٹر کا کرایہ بھی فصل سے منہا کیا جاسکتا ہے۔

جواب نمبر۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

فصلوں کے لئے کیمیائی کھاد کا استعمال زیادہ فصل حاصل کرنے کے لئے فصل کی عمدہ اور مفید دیکھ بھال کے زمرے میں آتا ہے۔ چنانچہ کیمیائی کھاد کے استعمال سے فصل زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ چیز فصل کے مؤنہ اسباب میں شرعاً داخل نہیں ہے۔ لہذا کیمیائی کھاد کی قیمت فصل سے منہا نہیں کی جاسکے گی۔ ٹریکٹر کے استعمال اور کیمیائی کھاد کے استعمال میں بہت بڑا فرق ہے۔

جواب نمبر۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بیوی کا حق مہر شوہر کے ذمے ایک طرح کا واجب الادا قرض ہے۔ اگر کوئی حق مہر ادا کئے بغیر موت کی آغوش میں چلا جائے تو سوال مذکور کی رو سے شوہر کے ترکے سے اس کی بیوی کو ارث شوہری کے طور پر ملنے والے آٹھواں حصہ کے علاوہ مہر کی مقدار کے برابر کا حصہ آٹھواں کے تعین سے قبل نکالا جائے گا۔

جواب نمبر۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

گاڑھے بلغم کا مسئلہ بھی شرعاً ان چیزوں کی فہرست میں شامل ہے جو روزے کی حالت میں معاف ہیں۔ تاہم گاڑھے بلغم کو منہ سے باہر تھوک دینا بہتر ہے بشرطیکہ وہ ایسا کر سکتا ہو۔ اگر غفلت کی وجہ سے یا بے اختیار گاڑھا بلغم حلق سے اتر جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سوال مذکور کی رو سے حالت نماز میں گاڑھا بلغم

بقیہ مستقل خریداروں کی فہرست ماہ اکتوبر ۱۹۹۷ء

728
محمد حسین شکور سکساوی
متعلم مدرسہ شاہ ہمدان بلتستان

729
عبدالکریم سکساری
4- این - ایل - آئی بٹالین CAPOQ

730
غلام محمد سالک
صدر NYF کورو فرول بلتستان

733
نائک محمد اقبال شاد براوی
6- این - ایل - آئی بٹالین

731
سپاہی کلرک غلام مہدی کھرکوی
6- این- ایل- آئی بٹالین

734
لانس نائک غلام حسین چھوربٹی
6- این ایل آئی بٹالین

735
غلام مہدی کھرکوی معروفی
اسٹل A-2 اسلامک آرکٹ کراچی

736
محمد ابراہیم مچلوی
وائرلیس اسٹیشن شریم بلتستان

737
غلام حسین براہ بلہ مین
ڈاکخانہ خپلو ضلع گانچھے بلتستان

738
یعقوب علی براہی
خپلو بالا ملدو مر بلتستان

بقیہ مستقل خریداروں کی فہرست ماہ دسمبر ۱۹۹۷ء

739
محمد قاسم ثاقب صاحب
کمرہ نمبر 42 نیو ہاسٹل گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ملتان

740
شجاعت علی حیدری
آزاد کشمیر یونیورسٹی کوٹلی

741
صوبیدار (ر) حاجی
محمد حسین صاحب محلہ کبہ بھنوگ
خپلو بالا ضلع گانچھے
سکردو بلتستان

742
محمد باقر خپلو کرامنگ
معرفت نصیر فوٹو اسٹیٹ
ڈاکخانہ خپلو بلتستان

743
محمد ایوب صاحب
سلترو منڈک ڈاکخانہ بلتستان

744
غلام نبی معرفت
58 - ایس - ایم سید روڈ
نیو ٹاؤن کراچی- 5

745
سائرہ نسرین لیڈی
ٹیچر کبہ بھنوگ
ڈاکخانہ خپلو گانچھے
بلتستان

746
رضیہ بیگم لیڈی ٹیچر
گرلز ہائی اسکول خپلو
ضلع گانچھے بلتستان

747
مولانا حمایت علی عارف
کندوس بلحت ڈاکخانہ بلتستان

748
سپاہی کلرک منور علی
ذکی MTN 632
C/O FPU-8

758
غلام حسن شگری صاحب
اسلام آباد

749
غلام رسول صاحب
ناردرن ایریاز ہاؤس
F-5/1 اسلام آباد

750
حاجی محمد علی بشیری صاحب
ایڈمنسٹریشن ہاؤسنگ
سوسائٹی محمود آباد کراچی

بقیہ مستقل خریداروں کی فہرست ماہ جنوری ۱۹۹۸ء

751
غلام علی حیدری صاحب
جنرل سیکرٹری
صوفیہ کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو

752
مفتی علی محمد ہادی صاحب
مدرسہ شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن
ڈاکخانہ سکردو بلتستان

754
صاحبزادہ محمد شریف صاحب رضوی
چائنا رعایت کراکری
اسٹور سٹار مارکیٹ سکردو

755
ماسٹر عبدالرحمن صاحب
امام مسجد صوفیہ نوربخشیہ
تھوگلاب پور شگر

756
سید نواز حسین صاحب میرواعظ
خانقاہ معلی گلاب پور شگر

757
سید العارفین لائبریری
بافا ریونیو ڈاکخانہ تحصیل بلتستان

دنیائے تصوف کی خبریں

ہومیوڈاکٹرایم ۔اے شاہد

خپلو میں چالیس روزہ اعتکاف

۱۹۹۷ کا موسم سرما وابستگان صوفیہ نوربخشیہ کے لئے روحانی نعمتوں اور معنوی لذتوں کا حامل رہا ہے ۔امسال متعدد مقامات پر بہت سے عشاق نے چالیس روزہ اعتکاف کی سعادت حاصل کی ۔ خپلو بالا کی چشمے والی مسجد میں دس افراد نے چالیس روزہ ایک فرد نے تیس روزہ اور متعدد افراد نے ایک روزہ اعتکاف کا شرف حاصل کیا ۔ اس ضمن میں تیس رمضان المبارک کی شب معتکف حضرات نے عید اعتکاف منائی چنانچہ تیس رمضان کی شام کو محلہ چھی کی مسجد میں اجتماع ہوا جس میں معتکف حضرات کے علاوہ الحاج فقیر محمد ابراہیم، الحاج مفتی محمد عبداللہ سمیت علمائے کرام اور مسلک صوفیہ نوربخشیہ سے وابستہ افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔اس تقریب سے اخوند علی صاحب سترونپی، مولانا غلام محمد غزبوچنگ ، جناب قاری محمد ابراہیم صاحب سرموی، مولانا محسن علی صاحب سرموی، مولانا غلام حسن حسنو، مولانا محمد ابراہیم فیضی اور الحاج اخوند محمد ابراہیم نے خطاب فرمایا ۔آخر میں صاحب صدارت الحاج مفتی محمد عبداللہ نے قرآن وحدیث اور بزرگوں کی کتابوں کے حوالے سے اعتکاف کے ثبوت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت بڑی سعادت اور نعمت ہے ۔انہوں نے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے لئے اعتکاف کو تیر بہدف نسخہ قرار دیا اور اہل تصوف کو اس عمل خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی ۔

رپورٹ
محمد رضا بگی

روحانی محفل کا انعقاد

۱۰ جنوری کو صوفی آباد شگر میں ایک روحانی محفل منعقد ہوئی جس کا انعقاد سات روزہ اعتکاف کے خاتمے کی مناسبت سے تھا ۔اس محفل کے میر محفل جناب رستم علی انجم صاحب تھے اور ان کے ساتھ جناب بوا کریم، مولانا محمد علی عارف اور الحاج محمد ابراہیم صاحب بھی جلوہ افروز تھے ۔جناب محمد ابراہیم صاحب نے اسلام میں اعتکاف کی ضرورت اور مذہب صوفیہ نوربخشیہ میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور محفل میں شریک ساٹھ خوش قسمت معتکفین کو مبارک باد دی ۔

غورسے میں محفل معتکفین

۲۳ جنوری ۱۹۹۸ کو رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں جناب مولانا عبدالسلام کی زیر قیادت چھبیس خوش نصیب افراد نے سہ روزہ اعتکاف کا شرف حاصل کیا جس کے اختتام پر علاقہ غورسے کے سیکڑوں افراد نے معتکفین کا استقبال کیا ۔اس موقع پر منعقدہ روحانی محفل میں، جناب غلام حسین دانش صاحب فدا حسین صاحب، اخوند علی صاحب، مولوی حسین صاحب، اخون ابراہیم صاحب تھگس ، بابو علی صاحب اور سید علی کاظمی صاحب نے اعتکاف کے روحانی اثرات خصوصاً ماہ رمضان میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔آخر میں ملک وملت کی سلامتی کے لئے دعا کی گئی ۔

غلام نبی شاہد
غورسے

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں جلسہ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکردو کے زیر اہتمام مسجد شاہ ہمدان سکردو میں جشن ولادت حضرت امام مہدیؑ و حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی ۔ اس تقریب کی صدارت جناب مفتی اعظم مولانا محمد عبداللہ نے کی جبکہ ڈپٹی کمشنر سکردو حاجی ثناء اللہ صاحب مہمان خصوصی تھے ۔ جلسے سے معروف علماء کرام، مدرسہ شاہ ہمدان

کے طلبا. اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے نمائندوں نے خطاب کیا اور ان بزرگان دین کی سیرت و کردار اور اسلامی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی حاجی شناء اللہ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ وقت کی قدر کر کے ہی ہم اکیسویں صدی میں ایک باوقار قوم کی حیثیت سے داخل ہو سکتے ہیں۔ مفتی اعظم نے خطاب میں فرمایا کہ اہل اسلام کو چاہیئے کہ وہ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کے اتحاد بین المسلمین کے فارمولے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اختلافات کو بھلا کر ایک قوم بن جائیں تاکہ غیر مسلم قوتوں کی سازشوں کا مقابلہ کر سکیں۔

محمد الیاس فنانس سکریٹری
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکردو

این وائی ایف سکردو کا اجلاس

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکردو کی کابینہ کی ایک میٹنگ غوث المتاخرین لائبریری میں منعقد ہوئی جس کی صدارت غلام محمد صاحب صدر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکردو نے کی۔ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ "فیض بخش اکیڈمی" میں ۱۹ دسمبر سے نہم تا سال دوم (سائنس گروپ) کی کلاسیں شروع کی جائیں گی۔ فیض بخش اکیڈمی مدرسہ شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو کی عمارت میں قائم ہے۔

محمد الیاس
این وائی ایف سکردو

کراچی میں ریاض الاولیاء صوفیہ نوربخشیہ کا اجلاس

یکم فروری ۱۹۹۸ کو تنظیم ریاض الاولیاء صوفیہ نوربخشیہ کورو منتقیم کراچی کا سالانہ جنرل باڈی اجلاس ریاض الاولیاء ہاؤس منگھو پیر میں زیر صدارت مولانا غلام محمد حقانی صاحب منعقد ہوا جس میں مذہبی امور کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے اور سال رواں کے لئے کابینہ کا چناؤ بھی عمل میں آیا۔ نئی کابینہ کے عہدیداران غلام محمد فکری، فدا حسین نعیم، غلام علی شریف، محمد علی روزی، غلام مہدی غالب، محمد علی، عنایت علی شاہد، اور احمد علی صابری ہیں۔

محمد علی نوری
جنرل سکریٹری

مخلصانہ اپیل

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن جو نوربخشی نوجوانوں کی واحد ملک گیر تنظیم ہے مسلک ہذا کی ترویج اور نشرواشاعت کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں فیڈریشن کی طرف سے اسلام آباد میں قائم کردہ "صفہ لائبریری" عرصہ دراز سے نوربخشی اسلاف کی کتابوں اور علمائے نوربخشیہ کے اقوال زرین کو محفوظ کرنے اور انہیں عوام تک پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس لائبریری میں جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق آڈیو، وڈیو کیسٹس اور نادر کتابوں کو جمع کرنے اور ان کو عوام تک پہنچانے کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ نادار طلباء کو درسی کتابیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

اس سلسلے میں ہم قوم کے غیور اور باشعور افراد سے گزارش کرتے ہیں کہ اسلاف کی اہم اور نادر کتابیں اور علمائے کرام کی تقاریر اور خطبات کی کیسٹیں صفہ لائبریری کو مہیا کریں تاکہ عوام کو ان سے فیضیاب کیا جا سکے۔ یہ کتب اور کیسٹیں کاپی سازی کے بعد بحفاظت ارسال کنندگان کو واپس کر دی جائیں گی۔ ہماری اب تک کی تیار کردہ سیکڑوں آڈیو کیسٹوں کی مکمل فہرست جاری کی جا چکی ہے جو خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد علی شجاع
صفہ لائبریری
جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد

جاری کردہ کیسٹ فہرست میں درج شدہ سیریل نمبر اور ہدیہ ارسال کر کے طلب کی جا سکتی ہے۔ کتابوں کی فہرست بھی عنقریب شائع کی جائے گی۔

امید ہے کہ جملہ اہل نوربخشیہ اسلاف کے علمی کارناموں کو محفوظ کرنے اور مذہبی اقدار و روایات کو فروغ دینے کے لئے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن اسلام آباد کے ساتھ دامے، درمے سخنے تعاون کر کے اس کار خیر کے دائرے کو مزید وسعت دینے میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

تعاون کا طالب
احمد سلیم
صدر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن
اسلام آباد

خانقاہ شاہ ہمدان کی بے حرمتی کے خلاف احتجاجی جلسہ

ترال کشمیر میں انڈین فورسز کے ہاتھوں خانقاہ شاہ ہمدان میں آتش زنی کے واقعے کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ منظور کالونی کراچی میں منعقد ہوا جس میں شاہ ہمدان کے سیکڑوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر کاچو حسن خان صاحب نے اپنی تقریر میں شاہ ہمدان کی اس یادگار کی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا۔ علاقہ شگر کے نوجوان مقرر علی محمد غازی نے بھی اپنے مختصر خطاب میں اس واقعے کی مذمت کی۔ ہیگل کمیٹی کے سکریٹری محمد حسن دلشاد صاحب نے اپنے خطاب میں تمام شرکائے اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔ غلام محمد مؤمن نے کہا کہ خود شاہ ہمدان کے پیروکاروں میں بعض لوگوں نے اس واقعے کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا جو قابل افسوس ہے۔ حاجی محمد حسین درویشی نے شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی اہمیت واضح کی۔ صدر جلسہ اور چیرمین ہیگل کمیٹی جناب کرنل غلام حیدر صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ خانقاہ شاہ ہمدان جہاں اہل تصوف اعتکاف نشینی کے ذریعے تزکیہ نفس کرتے تھے تمام اہل صوفیہ کا مرجع عقیدت ہے۔ مگر غیر مسلم طاقتیں اس عظیم روحانی مرکز کو تباہ کرکے اہل اسلام کے خلاف اپنا ایک ناپاک منصوبہ مکمل کر چکی ہیں مگر افسوس عقیدت کے بہت سے دعوے دار اس واقعے پر ٹس سے مس نہیں ہوئے جبکہ زندہ قومیں اپنے اسلاف کی نشانیوں کی حفاظت کے لئے جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ گروہی سیاست کی بجائے اجتماعی سوچ کو اپنائیں۔

محمد حسن دلشاد

سکریٹری ہیگل کمیٹی کراچی



نوربخشی ہیگل کمیٹی کے چیرمین کرنل (ریٹائرڈ) غلام حیدر صاحب جلسہ سے خطاب کر رہے ہیں۔

دعاؤں کا انبار لئے نوائے صوفیہ کو خط لکھ رہا ہوں۔ گوناگوں مشکلات کے باوجود مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے بزرگان کی تعلیمات کو آگے بڑھانا آپ کی انتھک کوششوں کے بغیر ممکن نہیں تھا۔

سپاہی شبیر حسین

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب کی کوششوں سے ہم بہت متاثر ہیں اللہ انہیں مزید دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

سپاہی عباس انصاری

این ایل آئی سنٹر بونجی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی کا احتجاجی مظاہرہ

مقبوضہ کشمیر میں تاریخی خانقاہ معلیٰ شاہ ہمدان کو نذر آتش کئے جانے پر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کراچی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ ہوا جس میں کراچی میں مقیم صوفیہ نوربخشیہ کے ہزاروں کارکنوں نے بھرپور شرکت کی منگھوپیر سے شروع ہونے والے اس جلوس کی قیادت جناب مجاہد حسین نے کی جبکہ محمودآباد کے جلوس کی قیادت جناب سید انور صاحب نے اور بڑے جلوس کی قیادت جناب باقر دارا مرکزی صدر نے کی۔ یہ سارے جلوس صدر ریگل چوک پہنچ گئے جہاں دور دراز سے انفرادی طور پر آنے والے لوگ بھی پہنچ چکے تھے۔

یہاں ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد ہوا۔ جلسے سے جناب مجاہد حسین اور غلام مہدی ہیگو نے خطاب کیا اور اس افسوسناک واقعے کی شدید مذمت کی۔ یہاں سے یہ احتجاجی جلوس پریس کلب پہنچا جہاں کرنل غلام حیدر صاحب اور مرکزی صدر محمد باقر دارا نے خطاب کیا اور عظیم تاریخی خانقاہ کی بے حرمتی کے واقعے پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ جلسے کے آخر میں جناب کرنل غلام حیدر صاحب نے شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

سکریٹری نشرواشاعت
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی

مذہبی منافرت پھیلانے سے گریز کیا جائے

آج کل ملک میں فرقہ واریت نے لوگوں کا جینا دوبھر کیا ہے۔ خطیب اور مقرر حضرات سرِ منبر اپنے جوشِ خطابت میں غیر ذمہ دارانہ باتیں بھی کہہ جاتے ہیں اور گروہی سیاست کے شوق میں اللہ کے گھر میں نمازیوں کو دست و گریبان کرنے سے بھی نہیں چوکتے پھر ستم بالائے ستم بعض اخبار بھی ان معمولی واقعات کو نمک مرچ لگا کر پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی حرکت علمائے اسلام کے شایانِ شان نہیں ہے۔ ہم علمائے کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے خطبوں میں صرف اتحاد و اتفاق پر زور دیں تاکہ اسلامی معاشرے میں امن، سلامتی، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ مل سکے۔

غلام مہدی سکریٹری
شاہ مردان یوتھ فیڈریشن
صوفیہ نوربخشیہ سکردو
کھلاوق

تنظیم فدائیان آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کا اجلاس

یکم فروری ۱۹۹۸ کو تنظیم فدائیان آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کریس مقیم کراچی کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں مقبوضہ کشمیر میں تاریخی خانقاہ شاہ ہمدانؒ کو نذر آتش کئے جانے کے واقعے کے خلاف غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ اس خصوصی اجلاس میں سال ۱۹۹۸ کے لئے کابینہ کا چناؤ بھی عمل میں آیا جس کے ممبران کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ صدر۔ محمد عبداللہ
۲۔ نائب صدر۔ محمد یوسف
۳۔ جنرل سکریٹری۔ علی محمد
۴۔ جوائنٹ سکریٹری۔ محمد حسن معروفی
۵۔ خزانچی۔ عبدالرحمن
۶۔ نائب خزانچی۔ محمد علی انجم
۷۔ سکریٹری نشرواشاعت۔ محمد عبداللہ راہی
۸۔ رابطہ سکریٹری۔ محمد ابراہیم راہی
۹۔ ڈپٹی رابطہ سکریٹری۔ علی موسیٰ

علی محمد جنرل سکریٹری

شگر میں احتجاجی جلسہ

خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ گلاب پور شگر میں نماز جمعہ کے اجتماع کے موقع پر ایک احتجاجی جلسہ ہوا جس میں مقررین نے بانی اسلام و مسلمانی در ایران صغیر کشمیر شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار خانقاہ کی آتش زدگی کے واقعے پر پرزور احتجاج کیا۔ احتجاجی جلسے سے میر واعظ سید نواز حسین، مفتی ہادی علی، علامہ محمد اسماعیل اور ماسٹر عبدالرحمن نے خطاب کیا۔

ہادی علی تنہا
گلاب پور شگر

احتجاجی اجلاس

انجمن فلاح و بہبود گلشن امیر کبیر بلتستان (کراچی) کے زیر اہتمام ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مقبوضہ کشمیر میں واقع تاریخی خانقاہ شاہ ہمدان کی بے حرمتی اور نذر آتش کئے جانے کے واقعے پر غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور اس واقعے کی سخت مذمت کی گئی۔

انجمن فلاح و بہبود گلشن کبیر کراچی



سید حسین الموسوی مرحوم کی ایک یادگار تصویر

اظہار تعزیت

نوائے صوفیہ کی وساطت سے یہ خبر سن کر انتہائی دکھ ہوا کہ کرگل میں انجمن صوفیہ نوربخشیہ کے صدر جناب سید آغا حسین الموسوی انتقال کر گئے ہیں ۔ ان کی رحلت سے ملت نوربخشیہ ایک جید عالم دین سے محروم ہو گئی ہے ۔ اللہ پاک انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ۔

محمد عبداللہ چیئرمین
صدر انجمن فلاح و بہبود
صوفیہ نوربخشیہ سکردو

انجمن صوفیہ نوربخشیہ گلگت کا تعزیتی اجلاس

انجمن صوفیہ نوربخشیہ کونوداس گلگت کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں کرگل لداخ کے نامور عالم دین اور انجمن صوفیہ نوربخشیہ کرگل کے صدر سید حسین الموسوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا ۔ اراکین انجمن اس غم میں لواحقین کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور ان کی مغفرت کے لئے دعا گو ہیں ۔ آخر میں فاتحہ خوانی بھی کی گئی ۔

انجمن ہذا کے ایک اور تعزیتی اجلاس میں ملک کے نامور سکالر ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کی اچانک وفات پر اظہار افسوس کیا گیا اور اس بات کا عزم کیا گیا کہ مرحوم آغا حسین ہمدانی کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہر قسم کا تعاون کیا جائے گا ۔

نمائندہ نوائے صوفیہ
گلگت

انجینئر غلام حسن صاحب کو صدمہ

علاقہ کھر کوہ کی معروف سماجی شخصیت علی داد صاحب جو کہ اسلام آباد کے معروف آرکیٹکٹ غلام حسن صاحب کے والد اور جناب محمد علی صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایف پی ایس سی کے سگے ماموں تھے گزشتہ دنوں کراچی میں ٹریفک کے حادثے میں انتقال کر گئے ۔ مرحوم کی میت کو بذریعہ ہوائی جہاز ان کے آبائی گاؤں کھر کوہ لے جایا گیا اور سوگوار خاندان کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا ۔ ادارہ نوائے صوفیہ جناب غلام حسن صاحب اور جناب محمد علی صاحب سے جو اس ادارے کے سرگرم رکن بھی ہیں ، نیز تمام لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔

ادارہ

تعزیتی اجلاس

۲۱ جنوری کو بعد از نماز جمعہ مدرسہ شاہ ہمدان سرمیک میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان ایسوسی ایشن کے صدر آغا حسین ہمدانی کی اچانک وفات کے سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت جناب سید حسین صدر تنظیم نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک منعقد ہوا جس میں مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی ۔ صدر انجمن نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے مرحوم کی خدمات پر روشنی ڈالی ۔

سید حسین عابدی
صدر تنظیم نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ
سرمیک سکردو

اظہار تعزیت

غلام نبی بلغاری (PIA) کے والد محترم اخوند محمد ابراہیم صاحب جو کہ بلغار بردس کی جامع مسجد کے امام تھے ، رضائے الہیٰ سے وفات پا گئے ہیں ۔ مرحوم کی وفات پر اراکین ادارہ نوائے صوفیہ نے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے ۔

انتقال پر ملال

کھر کوہ کے معروف عالم دین اخوند عبدالغفور صاحب جو محلہ گربونگ کے امام مسجد تھے گزشتہ دنوں انتقال کر گئے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔

قارئین کے خطوط

جی - ایچ معروفی

یو-پی انڈیا

محترمی معروفی صاحب واراکین نوائے صوفیہ

اسلام علیکم - ارسال کردہ رسالہ ملا - بندہ لداخ کے دورے پر تھا جس کے سبب خط لکھنے میں تاخیر ہوئی - میں تین سال سے علاقہ دراس کا دورہ کرتا رہتا ہوں - اور وہاں اپنے حلقہ احباب کو دینی تعلیم سے روشناس کرتا ہوں - لوگوں میں اپنے مسلک کے ساتھ بے پناہ جذباتی لگاؤ ہے - میں نے لوگوں کو متحد کر کے صوفیہ مشن سکول کے قیام پر راضی کیا ہے - میرے والد صاحب نے یہاں اپنی جگہ دے کر جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ تعمیر کروائی تھی جہاں اللہ کے کرم سے آج بھی پانچ وقت کی نماز باجماعت اور جمعہ و عیدین کی نمازوں کا اہتمام ہوتا ہے - اب ایک مدرسے کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے جس کے لئے کمر کس کر نکلا ہوں - اس مقصد کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ آپ لوگوں کے تعاون کی اشد ضرورت ہے - نوائے صوفیہ کرگل میں بھی میرے زیر مطالعہ رہتا تھا - ہمارے اہل مسلک کو احساس کمتری سے نکالنے کے سلسلے میں اس رسالے کا

کردار قابل تعریف ہے - علامہ محمد بشیر صاحب کی خدمت میں عقیدت بھرا سلام - پیش ہے -

اخوند علی حسن

خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ

یو-پی-انڈیا

ارسال کردہ مزید گیارہ کتابیں موصول ہوئیں - دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی امید ہے کہ آپ لوگ آئندہ بھی ہماری مدد کرتے رہیں گے - مدرسہ شاہ ہمدان کی طرف سے ایک خط بھی موصول ہوا ہے - ہم اراکین انجمن کی جانب سے مدرسہ شاہ ہمدان کی انتظامیہ اور علامہ محمد بشیر صاحب کی خدمت میں اظہار سپاس اور ہدیہ سلام پیش ہے - آپ لوگوں کو بخوبی علم ہے کہ ضلع دراس میں اہل صوفیہ نوربخشیہ کی آبادی تیس فیصد ہے کھربوہ، تخشاہ، تھسگام، سمارٹ، مسگونڈ، چوکیال، تھرنگوس، ٹوکو، مراد باغ اور پاندراس میں نوربخشی آباد ہیں جو زیادہ تر درد قوم سے تعلق رکھتے ہیں - از راہ کرم علامہ محمد بشیر صاحب کی ایک تازہ تصویر ارسال کر دیں -

غلام حسین

ترجمان انجمن صوفیہ نوربخشیہ

کرگل

ارسال کردہ دو کتابیں فقہ الاحوط اور تحفۃ الاحباب موصول ہوئیں جس کے لئے میں آپ کا اور ادارہ نوائے صوفیہ کا مشکور ہوں - نوائے صوفیہ تاخیر سے موصول ہوا - میں نوربخشی عملیات پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں لہذا آپ کے پاس جو ضروری مواد ہو وہ ارسال کریں نیز مندرجہ ذیل کتابیں بھی ارسال کرنے کی کوشش کریں - ۱- کتاب حج و عملیات ۲- آثار نوربخشی ۳- تحفہ قاسمی ۴- کاشف الحق - ہماری جانب سے علامہ صاحب، ڈاکٹر غازی صاحب، اراکین نوائے صوفیہ، محمد حسین دکاندار، سید اکبر کاظمی لاہور اور مولانا شکور علی انور گلگت کی خدمت میں سلام عقیدت پیش ہے -

ماسٹر حشمت اللہ راجہ

کرگل

نوائے صوفیہ تاخیر سے ملتا ہے تو دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہے - آپ سے ایک شکایت یہ ہے کہ آپ سکردو انجمن کی طرف نظر التفات کم کرتے ہیں از راہ مہربانی اس طرف خاص توجہ دیجئے -

الطاف حسین

سکردو

ہم نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار ہیں اس کے مطالعے سے دلوں کو سکون ملتا ہے -

غلام محمد سرموں

The Monthly **NAWA-I-SUFIA** Islamabad
Reg. No.B/1-D-97

چہار دہ کلمات قدسیہ صوفیہ
سلسلہ نوربخشیہ مشرب ہمدانیہ

بندہ	خدا
ذریت	آدم
ملت	ابراہیم
امت	محمد
دین	اسلام
کتاب	قرآن
کعبہ	قبلہ
متابعت	سنت
محب	علی
سلسلہ	ذہب
مذہب	صوفیہ
مشرب	ہمدانیہ
روش	نوربخشیہ
مرید	مرشد

اللھم صل علی محمد و آل محمد